

صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی خیبر پشاور میں بروز بدھ مورخہ 16 اپریل 2014ء بمطابق 15 جمادی

الثانی 1435 ہجری بعد از دوپہر تین بجکر تیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، اسد قیصر مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اسکا ترجمہ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔
اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَلُوتِ وَالْأَرْضِ وَأَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجَ بِهِ مِنَ الثَّمَرَاتِ رِزْقًا لَكُمْ وَسَخَّرَ
لَكُمْ الْفُلْكَ لِتَجْرِيَ فِي الْبَحْرِ بِأَمْرِهِ وَسَخَّرَ لَكُمْ الْآتَهْلِرِ ۝ وَسَخَّرَ لَكُمْ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَائِبَتَيْنِ
وَسَخَّرَ لَكُمْ الْإِيلَ وَالنَّهَارَ ۝ وَءَاتَاكُمْ مِنْ كُلِّ مَا سَأَلْتُمُوهُ وَإِنْ تَعُدُّوا نِعْمَتَ اللَّهِ لَا تُحْصُوهَا إِنَّ
الْإِنْسَانَ لَظَلُومٌ كَفَّارٌ۔

(ترجمہ): خدا ہی تو ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور آسمان سے مینہ برسایا پھر اس سے تمہارے
کھانے کیلئے پھل پیدا کئے۔ اور کشتیوں (اور جہازوں) کو تمہارے زیر فرمان کیا تاکہ دریا (اور سمندر) میں
اس کے حکم سے چلیں۔ اور نہروں کو بھی تمہارے زیر فرمان کیا۔ اور سورج اور چاند کو تمہارے لیے کام میں
لگا دیا کہ دونوں (دن رات) ایک دستور پر چل رہے ہیں۔ اور رات اور دن کو بھی تمہاری خاطر کام میں لگا
دیا۔ اور جو کچھ تم نے مانگا سب میں سے تم کو عنایت کیا۔ اور اگر خدا کے احسان گننے لگو تو شمار نہ کر سکو۔ (مگر
لوگ نعمتوں کا شکر نہیں کرتے) کچھ شک نہیں کہ انسان بڑا بے انصاف اور ناشکر ہے۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔ میں آج اس معزز فورم پہ پاکستان کے نامور کھلاڑی جناب جنید خان کو آپ سب کے توسط سے خوش آمدید کہتا ہوں، وہ آج ہمارے ساتھ بیٹھے ہیں، جنید خان کو ویلکم کہتے ہیں۔ (تالیاں) اور پاکستان کرکٹ ٹیم میں جنید خان کا کردار قابل ستائش ہے، ہم Appreciate کرتے ہیں آپ کی Efforts کو اور آپ کا شکر یہ ادا کرتے ہیں کہ آپ نے یہاں آنے کیلئے قیمتی وقت نکالا۔

(تالیاں)

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: یہ Leave applications ہیں، جناب ابرار حسین شاہ صاحب، ایم پی اے پورے اجلاس کیلئے، جناب وجیہہ الزمان خان صاحب، ایم پی اے 16-04-2014، جناب ضیاء الرحمان صاحب، ایم پی اے 16-04-2014 تا 18-04-2014، جناب فضل حکیم صاحب، ایم پی اے 16-04-2014 تا 17-04-2014، جناب فخر اعظم وزیر، ایم پی اے 16-04-2014۔ میں ہاؤس کے سامنے ان کی چھٹی کی درخواستیں رکھتا ہوں، منظور ہے جی؟

(تحریک منظور کی گئی)

Mr. Speaker: The leave is granted.

مسند نشین حضرات کی نامزدگی

Mr. Speaker: 'Panel of Chairmen': In pursuance of sub rule (1) of rule 14 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, I hereby nominate the following Members, in order of priority, to form a Panel of Chairmen for the currant session:

1. Mr. Ziaullah Khan Bangash;
2. Madam Zareen Zia;
3. Syed Jaffar Shah; and
4. Mr. Askar Pervaiz.

دونوں کو یکسر میں پیش کرتا ہوں ہاؤس کے سامنے، منظور ہے؟

عرضداشتوں کے بارے میں کمیٹی کی تشکیل

Mr. Speaker: 'Committee on Petitions': In pursuance of rule 116 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa Procedure and

Conduct of Business Rules, 1988, I hereby constitute a Committee on Petitions comprising the following Members, under the Chairmanship of Mr. Imtiaz Shahid Qureshi (Advocate), honourable Deputy Speaker:

1. Mr. Ziaullah Khan Bangash;
2. Mr. Samiullah Khan;
3. Mr. Abdul Kareem;
4. Madam Fozia Bibi;
5. Mufti Said Janan;
6. Mr. Fredrik Azeem; and
7. Syed Jaffar Shah.

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر، میں کچھ ضروری بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: میں آپ کو موقع دیتا ہوں لیکن یہ جو۔۔۔۔۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر! ایک ضروری پوائنٹ آف آرڈر ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، پوائنٹ آف آرڈر کیا ہے آپ کا، کیا؟

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر! یہ لگی ڈسٹرکٹ میں سر، پچھلے دنوں اتنی تڑالہ باری ہوئی ہے سر!

کہ وہاں پہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اس کو آپ اس طرح کریں، ایجنڈے کے آخر میں رکھتے ہیں۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: نہیں سر، یہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: موقع دیتا ہوں آپ کو نا، آپ کو موقع، منور خان! موقع دیتا ہوں آپ کو، یہ جعفر شاہ صاحب

کر لیں، اس کے بعد میں آپ کو موقع دیتا ہوں۔

تحاریک استحقاق

Mr. Speaker: Jafar Shah Sahib. Syed Jafar Shah Sahib, MPA, Mr. Muzaffar Said, MPA, Mr. Qurban Ali Khan, Mr. Abdul Munim, MPA and Arbab Akbar Hayat Khan, MPA, to please move their joint privilege motion No. 29, in the House, one by one.

جناب جعفر شاہ: تھینک یو جناب سپیکر۔ یہ تحریک استحقاق ہے۔ سر! یہ کہ مورخہ 2 اپریل 2014 کو روزنامہ "ایکسپریس" میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کے حوالے سے اصل حقائق کے برعکس من گھڑت، گمراہ

کن، ہتک آمیز اور توہین آمیز خبر شائع ہوئی ہے جس سے تمام اراکین اسمبلی اور بالخصوص پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کے ممبران کا استحقاق مجروح ہوا ہے، اخباری تراشہ منسلک ہے، لہذا رپورٹر محمد ہارون اور چیف رپورٹر روزنامہ "ایکسپریس" کے خلاف کارروائی کیلئے مذکورہ تحریک کو، تحریک استحقاق کو متعلقہ کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔ (تالیاں) جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جناب مظفر سید، ایم پی اے۔ جناب مظفر سید صاحب۔

جناب مظفر سید: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ جناب سپیکر صاحب سر، یہ کہ مورخہ 2 اپریل 2014 کو روزنامہ "ایکسپریس" میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کے حوالے سے اصل حقائق کے برعکس من گھڑت، گمراہ کن، ہتک آمیز اور توہین آمیز خبر شائع ہوئی ہے جس سے تمام اراکین اسمبلی اور بالخصوص پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کے ممبران کا استحقاق مجروح ہوا ہے، اخباری تراشہ منسلک ہے، لہذا رپورٹر محمد ہارون اور چیف رپورٹر روزنامہ "ایکسپریس" کے خلاف کارروائی کیلئے مذکورہ تحریک استحقاق کو متعلقہ کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔
جناب سپیکر: مسٹر قربان علی خان۔ مسٹر عبدالمنعم۔

جناب عبدالمنعم (معاون خصوصی برائے صنعت و حرفت): جناب سپیکر! یہ کہ مورخہ 2 اپریل 2014 کو روزنامہ "ایکسپریس" میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کے حوالے سے اصل حقائق کے برعکس من گھڑت، گمراہ کن، ہتک آمیز اور توہین آمیز خبر شائع ہوئی ہے جس سے تمام اراکین اسمبلی اور بالخصوص پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کے ممبران کا استحقاق مجروح ہوا ہے، اخباری تراشہ منسلک ہے۔ کہ تہ اصل خبری لیکھی مونبر پر پر خوشحالہ یو، دوئی اوس لویہ لکئی سپری پسی جو روی، زمونبر خو ورونبرہ دی خو لکہ کم از کم دوئی تہ مونبرہ دا سوال کوؤ چہ یرہ صحیح شے لیکئی نو بنہ خبرہ دہ، زمونبرہ بہ پرہ اصلاح کیبری خو دغسی مونبرہ دوئی پسی شہ وایو او دوئی مونبرہ پسی نو ہسی یو بل دغہ ترہ جویری، بہر حال چہ حقائق لیکئی ہر شہ مونبرہ ان شاء اللہ، او دا زمونبرہ دغہ دویمہ پبنہ دہ خو کہ صحیح او چلیدہ؟

جناب سپیکر: اکبر حیات خان۔

ارباب اکبر حیات: شکر یہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! یہ کہ مورخہ 2 اپریل 2014 کو روزنامہ "ایکسپریس" میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کے حوالے سے اصل حقائق کے برعکس من گھڑت، گمراہ کن، ہتک آمیز اور توہین

آمیز خبر شائع ہوئی ہے جس سے تمام اراکین اسمبلی اور بالخصوص پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کے ممبران کا استحقاق مجروح ہوا ہے، اخباری تراشہ منسلک ہے، لہذا رپورٹر محمد ہارون اور چیف رپورٹر روزنامہ "ایکسپریس" کے خلاف کارروائی کیلئے مذکورہ تحریک استحقاق کو متعلقہ کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔

جناب سپیکر: جناب شاہ فرمان صاحب۔ قربان خان آپ پیش کرتے ہیں اس کو؟ جی، Read out کر لیں اس کو۔

جناب قربان علی خان: اوکے جی، تھینک یو۔ جناب سپیکر صاحب! یہ کہ مورخہ 2 اپریل 2014 کو روزنامہ "ایکسپریس" میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کے حوالے سے اصل حقائق کے برعکس من گھڑت، گمراہ کن، ہتک آمیز اور توہین آمیز خبر شائع ہوئی ہے جس سے تمام اراکین اسمبلی اور بالخصوص پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کے ممبران کا استحقاق مجروح ہوا ہے، اخباری تراشہ منسلک ہے، لہذا رپورٹر محمد ہارون اور چیف رپورٹر روزنامہ "ایکسپریس" کے خلاف کارروائی کیلئے مذکورہ تحریک استحقاق کو متعلقہ کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔

جناب سپیکر: جناب شاہ فرمان صاحب۔

جناب شاہ فرمان (وزیر اطلاعات): شکر یہ جناب سپیکر۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بالکل استحقاق کمیٹی کو جانا چاہیے کیونکہ آنریبل ممبرز اس پر متفق ہیں کہ اگر ایسا کوئی بیان آیا ہے تو بالکل اس کی انوسٹی گیشن ہونی چاہیے اور بالکل استحقاق کمیٹی کو جانا چاہیے۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the privilege motion, moved by the honourable Members, may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The privilege motion is referred to the concerned Committee.

(Applause)

Mr. Speaker: Maulana Fazal Ghafoor, MPA, to please move his privilege motion.

مولانا مفتی فضل غفور: شکریہ جناب سپیکر۔ ایس ایچ اوڈ گرتھانہ ضلع بونیر جاوید خان کے ساتھ ایک عوامی مسئلے پر میں فون پہ بات کر رہا تھا کہ اس کے غلط لہجے پر میں نے جب اس سے استفسار کیا تو اس نے فون بند کر دیا اور میرے استحقاق کو مجروح کیا۔

جناب سپیکر! بونیر کبھی چچی کوم ہیڈ آفس دے او کوم یو ڈیر مشہورہ تاریخی تھانہ دہ چچی ہغہ د ریاست سوات د وخت نہ پہ ہغہ خائی بانڈی قائمہ دہ، ہغی خائی سرہ وابستہ چچی کومہ محلہ دہ، د ہغی د خلقو د لاریو مسئلہ وہ، پہ ہغی کبھی د والی سوات صاحب او د باچا صاحب د وختو یو لاروہ او ہغہ د متعلقہ ایس ایچ او صاحب بندہ کرلہ۔ ما دے عوامی مطالباتو پیش نظر چچی ہغوی دھمکی ورکری وہ چچی مونبروڈ بلاک کوؤ او ہسپی ہم ہلتہ د امن و امان صورتحال تھیک نہ دے، ما متعلقہ ایس ایچ او صاحب سرہ د ہغی متعلق خبرہ کولہ چچی ہغوی ڈیر پہ Awkward لہجہ کبھی، ہغہ ڈیر Misbehaviour پہ طریقہ بانڈی ماسرہ چچی کوم دے نو خبرہ او کرلہ او بیانی فون ہم بند کرو، سرہ د دے نہ چچی ما د ہغی محلہ او د ہغی علاقہ خلقو تہ تسلی ورکرلہ چچی تاسو مطمئن اوسیرئ ان شاء اللہ فورم شتہ دے، مونبروہ پہ دغہ فورم بانڈی ستاسو دغی حق تلفی او د دوی د دغی بداخلاقی پینتنہ کوؤ، لہذا زہ خواست کوم چچی استحقاق کمیٹی تہ دا پریویلیج موشن زما چچی کوم دے نو دا حوالہ کرلے شی۔

جناب سپیکر: جناب شاہ فرمان صاحب۔ جی، عارف یوسف۔

جناب عارف یوسف (معاون خصوصی برائے قانون و پارلیمانی امور): شکریہ جناب سپیکر۔ سر! اس میں اس طرح ہے کہ انہوں نے راستے کے بارے میں پتہ کیا تھا تو ایس ایچ او نے بتایا کہ جی میں نے ان کو باقاعدہ بتایا تھا اس راستے کے بارے میں کہ یہ جو سرکاری اراضی پر اہلیان قلعہ نے روڈ بنا رکھا ہے۔۔۔۔۔

(اس مرحلہ جناب وزیر اعلیٰ ایوان میں تشریف لے آئے)

(تالیاں)

معاون خصوصی برائے قانون و پارلیمانی امور: وہاں پہ صرف قانون کے مطابق پیدل رستہ چھوڑا گیا ہے، باقی جو جگہ ہے، وہ حکومت کے کنٹرول میں ہے، تو اگر کہتے ہیں تو ایس ایچ او صاحب کو باقاعدہ بلا لیتے ہیں، ہوم ڈیپارٹمنٹ کو بھی کہہ دیں گے تو آپ کی ہم تسلی کرا سکتے ہیں اس میں جی۔

جناب سپیکر: جناب مولانا صاحب، مولانا فضل غفور صاحب۔

مولانا مفتی فضل غفور: جناب سپیکر صاحب! میں یہ بات کرتا ہوں، یہ میرا پریوٹیج ہے اور یہ کمیٹی کو ریفر کرنا چاہیے، میں Misbehavior کی بات کرتا ہوں، میں اس کی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جناب منور خان صاحب۔

جناب منور خان ایڈووکیٹ: سر! آزیبل ممبر ایس ایچ او کے Behavior کی بات کر رہے ہیں، اگر ایک آزیبل ممبر کے ساتھ ایک ایس ایچ او اس قسم کا Behavior رکھتا ہے اور میرے محترم اپنے ایک ایس ایچ او کو Defend کرتا ہے اور اپنے ایم پی اے کو سپورٹ نہیں کرتا پھر تو میرے خیال میں کل آپ کا حوالہ دیا سہا ہی بھی میرے خیال میں اس قسم کا Behavior آپ کے ساتھ کرے گا۔ تو میرے خیال میں میں ریکویسٹ کرتا ہوں کہ آپ اس کو کم از کم پریوٹیج کمیٹی کے پاس جانا چاہیے تاکہ آئندہ، یہ نہیں ہے کہ ہمارے کوئی ذاتی کام ہوتے ہیں وہاں پر، گو کہ Genuine یا کوئی پبلک مسئلہ ہے، اس کو ہم وہ کرتے ہیں تو کم از کم گورنمنٹ کو یہ چاہیے کہ اس کو سپورٹ کرے۔ تھینک یو سر۔

جناب سپیکر: شاہ فرمان صاحب صاحب۔

جناب شاہ فرمان (وزیر اطلاعات): شکر یہ جناب سپیکر۔ بالکل Agree کرتے ہیں، یہ اس ہاؤس کی عزت ہم سب کی مشترکہ عزت ہے اور یہ لوگوں کے Representatives ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ یہ جو عوام اور ان کے نمائندوں کے درمیان Social Contract ہے، اس کو کوئی بھی Break کرنا چاہے تو اس کو حاضر ہونا چاہیے، بالکل کمیٹی کے حوالے کر دیں۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the privilege motion, moved by the honourable Member, may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The privilege motion is referred to the concerned Committee.

جناب منور خان ایڈووکیٹ: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: آپ کو موقع دیتے ہیں، تسلی رکھیں۔ Just۔ میں یہ کمپلیٹ کر لوں، اس کے بعد آپ کو موقع دیتا ہوں۔ جی۔ چیف منسٹر صاحب بھی آیا ہے آپ کے پاس۔

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Speaker: Mr. Azam Khan Durrani, MPA, to please move his call attention notice.

جناب اعظم خان درانی: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ جناب سپیکر! میں اس معزز ایوان کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ ہے کہ محکمہ تعلیم صوبہ خیبر پختونخوا سرکاری سکولوں میں جماعت نہم و دہم کے اسلامیات کے نصاب سے جہادی آیات، سورہ انفال وغیرہ نکال دیئے ہیں جس سے والدین اور عام لوگوں میں نہایت مایوسی پائی جاتی ہے، لہذا حکومت جماعت نہم و دہم اسلامیات کی نئی کتب منسوخ کر کے پرانی کتب کو دوبارہ نصاب میں شامل کیا جائے۔

جناب سپیکر! ماسرہ دا زور کتاب دے، (کتاب دکھاتے ہوئے)، دا دوہ جی نوی کتابونہ دی۔ پہ دہی کتاب کبھی د جہاد متعلق چہی کوم چیپتر دے، ہغہ تہول شتہ، سورہ انفال ہم شتہ او پہ دہی دوؤ کبھی جی نشتہ دے، نو جناب سپیکر! جہاد خودیر ضروری دے، ہغہ لیکلی دی چہی جہاد بظاہر اسلام کے پانچ بنیادی ارکان میں سے شامل نہیں لیکن حقیقتاً ان سب کی روح جہاد ہے، ارکان رکن کی جمع ہے اور رکن عربی میں ستون کو کہتے ہیں،۔ کلمہ، نماز، زکوٰۃ، روزہ اور حج اسلام کے ارکان ہیں جن پر اسلامی عمارت کھڑی ہوتی ہے۔ جہاد اس عمارت کی چھت اور اس کی حفاظت کے لئے ڈھال ہے، اگر جہاد نہ ہو تو نہ دین باقی رہتا ہے اور نہ دین کے ارکان، اس لئے جہاں دیگر عبادات کے لئے اوقات اور حد مقرر ہیں وہاں جہاد کے لئے کوئی حد، خاص وقت یا حد مقرر نہیں، پوری زندگی میں اسلام کی سر بلندی کی خاطر جان و مال کی قربانی دینا اور طاقت کے مطابق دشمنان دین کے مقابلے کے لئے تیاری کرنا جہاد ہے۔

جناب سپیکر صاحب! ضروری دہ چہی کہ نن د جہاد لفظ ختم شولو د اسلامیات نہ نو سبا بہ د مونخ متعلق ختم شی، بلہ ورخ بہ د روژہ متعلق ختم شی نو اخر مونہر بہ د خپل قوم بچیانو تہ شہ ور کوؤ؟ ہغوی تہ بہ مونہر شہ وایو چہی مونہر پہ کوم دین باندہی، نو بلہ ورخ بہ اللہ د اونکری نو د قرآن شریف نہ بہ

محمد ﷺ ختم شی، د دې اسلامیات کتاب نه، نو زمونږ ماشومانو ته به دا پته نه وی چې مونږ په کوم دین باندې یو۔ مونږ ریکویسټ کوؤ تا سو ته، چیف منسټر صاحب ته چې هغوی د احکامات جاری کړی چې هغه کوم پرانی کتاب دے، هغه د بحال شی۔

جناب سپیکر: جناب شاہ فرمان صاحب۔

وزیر اطلاعات: شکر یہ جناب سپیکر۔ یہ بالکل صحیح بات ہے، یہ سوچ بہت صحیح ہے اور ہم سب مسلمان ہیں۔ جو ایجوکیشن منسٹر سے میری اس سلسلے میں بات ہوئی ہے اور یہ اس گورنمنٹ کی پالیسی اور سب سے پہلے میری پریس کانفرنس آن ریکارڈ ہے کہ اگر کوئی اس طرح کی چیزیں کوئی Delete ہوئی تھیں، یہ کبھی نہیں ہو سکتا، یہ کبھی نہیں ہو سکتا۔ ایک بات ہے، یہ منسٹر صاحب سے جو میری بات ہوئی ہے، کچھ آیات وہ دوسری جماعت میں، کچھ انہوں نے یہ کوئی سلیبس آگے پیچھے کیا ہے لیکن اگر اس سلیبس میں کہیں فرسٹ ایئر میں، سیکنڈ ایئر میں یا 9th Class، 10th Class، منسٹر صاحب آئیں گے اور میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ یہ فیصلہ ایسے نہیں ہوگا، اس کے لئے کمیٹی بھی بن سکتی ہے اور جو یہ ہاؤس فیصلہ کرے گا اسی طرح ہوگا اور وہ آیات اسی سلیبس میں اسی جگہ شامل ہوں گی لیکن میں سمجھتا ہوں، میں سمجھتا ہوں کہ اگر منسٹر آکر اپنا Viewpoint ہاؤس کے سامنے رکھ دے تو اس کے بعد ہاؤس فیصلہ کرے کہ کہاں پر یہ اس سلیبس کے اندر ہونا چاہیے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب آرہے ہیں؟

وزیر اطلاعات: منسٹر صاحب، Call، We expect him، بھی کر لیتے ہیں ان کو کہ وہ آجائیں، نہیں تو اس کے لئے جو بھی، لیکن میں یہ یقین دلاتا ہوں کہ بات Unnoticed نہیں جائے گی، بالکل یہ بات Unnoticed نہیں جائے گی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، شاہ فرمان۔

وزیر اطلاعات: ان کے جو تحفظات ہیں، وہ دور کئے جائیں گے اور ان کی مشاورت سے یہ آیات اسی جگہ پر ہوں گی جہاں پر یہ ہاؤس کہے گی۔

جناب سپیکر: اس طرح کرتے ہیں کہ اس کو پینڈنگ کرتے ہیں، اس کو پینڈنگ کرتے ہیں تاکہ منسٹر صاحب آجائیں، وہ بات کر لیں کنفرم، ٹھیک ہے جی؟ اس کو پینڈنگ کرتے ہیں، وہ آجائیں تو بات کرتے ہیں۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی جی، اچھا سردار صاحب۔

جناب سردار حسین: شکریہ سپیکر صاحب۔ منسٹر صاحب جواب ہم ورکرو او دا محترم ممبر صاحب چہ کومہ نکتہ راپور تہ کپڑی دہ اول داسی چہ زمونر پہ وخت کبنی دا نوے سکیم آف سٹڈیز چہ راغے، اول داسی وہ، اسلامیات چہ وودا بہ 9th، 10th، 11th او Grade 12 کبنی بہ دوہ کلاسونو کبنی پڑھاویدو، د نوی سکیم آف سٹڈیز مطابق اسلامیات بہ بیا پہ خلورو کلاسو کبنی پڑھاویڑی۔ اول د اسلامیات مارکس چہ وو، دا 75 وو او بیا دا مارکس چہ دی دا 100 تہ اور سیدل۔ دلته زمونر پہ حکومت کبنی ہم دا لبرہ غلط فہمی وہ چہ بعضی مشرانو، بعضی ملگرو دا خبرہ کولہ چہ خدائے مہ کرہ خدائے مہ کرہ سورۃ انفال چہ دے یا سورۃ ممتحنہ چہ دے یا بعضی بہ دا خبرہ ہم کیدہ چہ احادیث شریف چہ دی، ہغہ ئی د اسلامیات د کتابونو نہ او بنکل خو زما یقین دا دے چہ منسٹر صاحب ترخہ حدہ پورے دا جواب صحیح ورکرو، د دے صرف درجہ بندی شوے دہ، یعنی د Students Mental Capacity تہ کنلی شوی دی، پہ خائے د دے چہ پہ 9th کبنی بہ ہغہ Chapter یا ہغہ آیات یا ہغہ د قرآن Verse چہ دے ہغہ بہ پڑھاویدو، د 9th پہ خائے باندی ہغہ 10th تہ، ہغہ 11th تہ تلے دے۔ تاسو سپیکر صاحب! ڍیرہ بنہ خبرہ وکرلہ چہ یو خو مو پینڈنگ وساتلو او بلہ دا کہ چرے دا بزنس کمیٹی تہ ہم لار شی نو زما پورہ پورہ یقین دے ان شاء اللہ چہ موڑر بہ پہ دے باندی پوہہ شی او داسی ہیخ قسمہ خبرہ نشته دے چہ د ہغی نہ Minus شوے دے، البتہ تاسو پخپلہ سوچ وکرے چہ د 75 مارکس د پارہ خومرہ میتیریل پکار وی، 100 مارکس چہ ہغہ سبجیکٹ لہ تہ ورکری، ہغہ میتیریل بہ نور ہم سیوا کیڑی، احادیث بہ سیوا کیڑی، د قرآن آیات چہ دی ہغہ بہ سیوا کیڑی، داسی احادیث شریف چہ دی ہغہ بہ سیوا کیڑی، نو دا یو غلط

فہمی وہ، بھر حال دا اوس ہم برقرار دہ، تاسو صحیح فیصلہ وکړلہ چي دا ہم پیندنگ کړو۔

جناب سپیکر: چي Minister concerned راشی نو بیا به په هغې باندې دغه وکړو۔ سید جعفر شاہ صاحب۔

جناب جعفر شاہ: محترم سپیکر صاحب، میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں، وہ یہ ہے کہ صوبے کے مخصوص جنگلاتی رقبہ جات بشمول سوات کوہستان، دیر کوہستان، چترل جو کہ ملاکنڈ ڈویژن میں آتے ہیں، وغیرہ میں کافی سال پہلے Windfall سوکھے، جلے اور گرے ہوئے درختان سے خاطر خواہ فوائد کے حصول کے لئے 2003 میں Windfall policy کے تحت Marking ہوئی تھی جس کو صرف 2009-10ء سال میں جو مارکنگ ہوئی، وہ سینتالیس لاکھ مکر فٹ بنتی ہے اور 2011-12 اور 2012-13 میں اس کے Harvesting کے ٹینڈرز بھی ہو گئے لیکن محکمہ کی لاپرواہی کی وجہ سے ابھی تک ورک آرڈرز جاری نہیں ہو سکے۔ یہ قیمتی لکڑی بوسیدہ ہو کر خراب ہو رہی ہے اور مقامی مالکان جس کو ہم رائلٹی ہولڈرز کہتے ہیں اور حکومتی خزانے کو اربوں روپے کا نقصان پہنچ رہا ہے جو کہ عظیم نقصان ہے، لہذا حکومت پوری طور پر با اختیار اور غیر جانبدار کمیٹی قائم کر کے اس اہم مسئلے کو حل کرنے کی کوشش کرے کیونکہ جوائنٹ فارسٹ مینجمنٹ کمیٹی کو بھی قواعد کے تحت حاصل کردہ اختیارات نہیں دیئے جا رہے ہیں اس کے لئے بھی طریقہ کار وضع کی جائے۔

سپیکر صاحب! یو منٹ خبرہ پہ دې باندې کوم۔ داسې دہ چي Windfall هغه ونې چي يا په طوفان کښې او غورزيری يا هسې او غورزيری د ځنگلاتو خو صرف جی زه به د خپلې حلقې خبره وکړم، د کالام او د بحرین چي د دې کال چي د هغې کوم Calculation شوے دے نو هغه تین ارب روپي جوړيری چي دا لرگی به بیخی که دا مونږ Harvest نه کړو په صحیح طریقہ باندې نو هغه به ضائع لاړ شی۔ مونږ د دې خبرې ستاننه کوؤ چي د جنگلاتوپه کتائی، د هغې په تحفظ باندې د زیات زور ورکړے شی، کتائی د ممنوعه شی او په هغې باندې د کار اوشی خو چي دا کومې ونې خرابيری او ورسټيری نو د هغې د پاره د یو باختیاره کمیشن جوړ شی، یو کمیټی د جوړه شی، ایمانداره کمیټی د جوړه شی چي هغه Windfall کښې نورې د هوکې اونه شی او په صحیح طریقہ باندې دا کومې ونې

چپی پرتپی دی چپی دا ورستی نه شی، دا را اوخی او د خلقو هم پکار راشی او د حکومت هم پکار راشی۔ مهربانی۔

جناب سپیکر: اشتیاق ارمرٹ۔

سید محمد اشتیاق (معاون خصوصی برائے ماحولیات): جی۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ جناب سپیکر! اس سلسلے میں ہماری ڈیپارٹمنٹ سے بات ہوئی ہے اور اس میں جتنے بھی اعداد و شمار ہیں، وہ ہم اپنے آئزبل ممبر کو پیش کریں گے اور اس کے لئے کمیٹی کی بھی جب ضرورت پڑے گی تو ان شاء اللہ آکر بیٹھیں گے اور ان کے ساتھ پورا کنسلٹ کر کے ان شاء اللہ ان کو اپنے Confidence میں لے کر یہ بات طے کریں گے۔

جناب سپیکر: جعفر شاہ صاحب، بات سمجھ آگئی آپ کو؟

جناب جعفر شاہ: تاسو خہ او وئیل چپی لگیا دے حکومت پہ دپی باندپی کار کوی؟

معاون خصوصی برائے ماحولیات: د دپی یو خپل اعداد و شمار چپی کوم دے ہغہ جمع کوؤ او د ہغپی نہ پس بہ تاسو تہ ہغہ پورہ تفصیل در کوی او ان شاء اللہ تاسو سرہ بہ بیا کنبینو چپی خہ خبرہ وی نو ان شاء اللہ، کہ کمیٹی وائی نور چپی خہ خبرہ وی ہغہ بیا طے کرو۔

جناب جعفر شاہ: بیشک د دپی د پارہ یو سپیشل کمیٹی، دا ہم وکری اشتیاق خان! لکہ بدہ خبرہ نہ دہ، بنہ خبرہ دہ، چیف منسٹر ہم تشریف دلته را ورے دے، کہ دا کمیٹی ورلہ جو رہ شی، یو ایماندارہ کمیٹی نو د دیپارٹمنٹ سرہ سرہ ہغوی بہ لا ر شی او او بہ گوری او د ہغپی بہ دغہ وکری۔ دا پکبپی کہ تاسو انسٹرکشنز ور کری نو بنہ بہ وی۔

معاون خصوصی برائے ماحولیات: صحیح شو جی، ان شاء اللہ دیکبپی بہ کمیٹی ہم جو رہ کرو او پہ دیکبپی چپی کوم سلسلہ کیری، ان شاء اللہ او بہ ئی کرو۔

جناب جعفر شاہ: تھینک یو ویری مچ۔

جناب سپیکر: جی، چیف منسٹر صاحب۔

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ): سپیکر صاحب! زہ جعفر شاہ صاحب تہ تسلی ور کوم خکہ چپی دا کیس ماتہ را غلے وو، پہ ہغپی باندپی ما سمری را غوبنتی دہ، خنکہ

چچی ماتہ سمیری راشی، زہ بہ تاسو را او غوارم، بیا پہ ہغچی دسکشن و کرو، د ہغچی نہ پس کہ تاسو خہ وایی نو ہغہ شان بہ کوؤ۔

جناب سپیکر: عاطف خان پہنچ گئے؟ اچھا۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: منور خان صاحب! آپ بات کر لیں اپنی، اس کے بعد وہ کر لیں گے۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: تھینک یو سر۔ سر! چیف منسٹر صاحب بھی بیٹھے ہیں، پچھلے دنوں لکی ڈسٹرکٹ میں سرائتی شدید ژالہ باری ہوئی ہے اور چیف منسٹر صاحب کے نانچ میں بھی یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ وہاں یہ لکی ڈسٹرکٹ کا جو ایریا ہے، وہ زیادہ Affect ہوا ہے، وہ بارانی علاقہ ہے اور وہاں پرچنے اور گندم کی فصل تھی، وہ بالکل مکمل طور پر تباہ ہوئی ہے اور اب وہاں کے لوگ بیچارے کیونکہ ایسے موقع پر ژالہ باری ہوئی ہے کہ بالکل فصل تیار تھی سر، تو اس سلسلے میں میں، کیونکہ بارانی علاقہ بھی ہے پورے سال میں ایک ہی فصل ہوتی ہے سر! اور بھی بس آفت کی وجہ سے ان کو کافی نقصان پہنچا ہے، میں جناب چیف منسٹر صاحب سے یہ ریکویسٹ کرتا ہوں کہ Kindly اس لکی ڈسٹرکٹ کو آفت زدہ قرار دیا جائے اور جن لوگوں کی فصل تباہ ہو چکی ہیں ان کی دادرسی کے لئے اگر اسمبلی کے فلور پر کوئی اعلان کریں تو میں سر! ان کا شکریہ ادا کرونگا کیونکہ وہ بیچارے نہ جی رہے ہیں اور نہ مر رہے ہیں سر! اس پوزیشن میں ہیں، یہی میری آپ سے ریکویسٹ ہوگی سر۔ تھینک یو سر۔

جناب سپیکر: چیف منسٹر صاحب۔

جناب وزیر اعلیٰ: جناب سپیکر! اس میں Already میں سب کمشنرز کو ڈائرکشن دے چکا ہوں کہ جہاں جہاں پر ژالہ باری سے نقصانات ہوئے ہیں، وہ ڈیٹیل مجھے بھیجیں لیکن بد قسمتی سے ابھی تک میرے پاس نہیں آئی ہیں تو میں آج پھر ایک ڈائرکشن ایشو کرونگا کہ مجھے ڈیٹیل بھیج دیں، ان شاء اللہ ہم ان کی مدد کریں گے۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: عاطف پہنچ گئے ہیں، اعظم خان درانی صاحب! پھر سے اپنی وہ۔

جناب اعظم خان درانی: شکر یہ جناب سپیکر۔ میں اس معزز ایوان کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ ہے کہ محکمہ تعلیم صوبہ خیبر پختونخوا میں سرکاری سکولوں میں جماعت نہم و دہم کے اسلامیات کے نصاب سے جہادی آیات سورۃ انفال وغیرہ نکال دی ہیں جس سے والدین اور عام لوگوں میں نہایت مایوسی پائی جاتی ہے، لہذا حکومت جماعت نہم و دہم اسلامیات کی نئی کتب منسوخ کر کے پرانی کتب کو دوبارہ نصاب میں شامل کرے۔

جناب سپیکر صاحب! منسٹر ہم راغے او ہغہ بہ پہ دہی باندہی ورک ہم کپے وی خو ما سرہ جی چہ کوم کتاب دے، پہ دہی نوی کتاب کبہی جی د جہاد متعلق ہیخ ہم نشتہ او دا ډیرہ ضروری خبرہ دہ چہ دا د نہم نہ، کوم کلاس دے، بابک صاحب پہ دہی باندہی خبرہ و کپہ خو دا جی 2006 کبہی دا Ceased شوی وو، دا ایم ایم اے گورنمنٹ وو نو ہغہی باندہی زمونہر جماعت جمعیت علماء اسلام ہغوی Protest و کپو، وزیر اعظم سرہ ملاؤ شو او د بورڈ نظام بہ د مرکز سرہ وو، اوس دا اختیار صوبہی تہ راغے دے نو زمونہر دا امید دے چہ د مسلمان پہ حیثیت سرہ، مونہر ٲول مسلمانان یو چہ دا ضروری خبرہ دہ نو مونہر منسٹر صاحب تہ خواست کوؤ چہ کوم زور کتاب دے، ہغہ د بحال کپری او As it is د دغہ اوساتی نو دا بہ زمونہر د مسلمان قوم سرہ د بنیگری کولو، شکر یہ جی۔

جناب سپیکر: جناب عاطف خان صاحب۔

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم): بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ سپیکر صاحب! دا چہ دوئی سرہ کوم کتاب دے، دا خنگہ چہ ذکر اوشو، پہ تیر دور کبہی دا یو دغہ شوے وو چہ ہغہ ہر خہ وجہ چہ وہ خو بہر حال ہغہ اوس چہ خومرہ کتابونہ تقسیمبری پہ سرکاری سکولونو کبہی یا چہ کوم بورڈ پرنٹنگ کوی، ہغہ ہم دا زور کتاب دے چہ پہ کوم کبہی دا سورتونہ موجود دی۔ دا تاسو چہ د کوم کتاب ذکر کوئی، اوس موجودہ چہ کوم کتابونہ Distribute کپری نو ہغہ نہ دی او زہ د دہی نہ علاوہ ہم دا کتاب دے دا بہ زہ تاسو تہ درکرم، اوس موجودہ چہ کوم کتاب دے، چہ کوم زور وو، چہ د ہغہی نہ پس پہ دہی نوی باندہی بیا اعتراض و شو، نو ہغہ نوے مونہر نہ دے Distribute کپے، ہم دا زور تقسیم روان دے، دا چہ کوم باندہی تاسو وائی چہ دا Continued کپے ہم دا روان

دے، زه د دې تاسو ته يقين دهاني درکوم۔ بله دويمه د دې نه علاوه خبره زه د يو Once for all دا دغه کليئر کول هم غواړم چې مونږ به ان شاء الله تعالیٰ، زمونږ مخلوط حکومت دے يا پاکستان تحريک انصاف يا زمونږ څومره نور اتحادی، عوامی جمهوری اتحاد، خصوصاً زمونږ سره جماعت اسلامی په ديکبني يو Active partner دے، کولیشن پارټنر دے، نوزه تاسو ته دا يقين دهاني درکوم چې ان شاء الله تعالیٰ مونږ هم مسلمانان يو او تهپیک ده که هغه شان نه يو چې څنگه لکه يا ږيره يا پتکے دغه نشته خوان شاء الله تعالیٰ چې د اسلام خلاف د دين خلاف به هيڅ خيز داسې نه وي (تالیاں) چې په هغې باندې تاسو اعتراض کولے شئ او که څه شے داسې وي، هغه به مونږ ته بالکل پوائنت آؤټ کوي او په هغې باندې به بالکل داسې څه دغه نه وي او مونږ بالکل کليئر کت به د دغه خلاف ان شاء الله تعالیٰ څه کار به کيږي (تالیاں) زه تاسو ته ياد هاني درکوم۔

جناب سپيکر: تھينک يو۔ جناب سردار، سردار حسين بابک۔

جناب سردار حسين: شکر يه سپيکر صاحب۔ سپيکر صاحب! ستاسو توجه، ستاسو توجه يو اهمې خبرې۔۔۔۔۔

جناب سپيکر: هغه خبره وکړي، اعظم خان۔

جناب اعظم خان دراني: شکر يه سپيکر صاحب۔ منسټر صاحب او وئيل چې دا کتابونه به منسوخ وي، دوي به نوي کتابونه تقسيموي، دا صحيح ده منسټر صاحب، دا جي دا ستاسو تقسيم دے، دا د 9th او 10th books دی۔

جناب سپيکر: جی، جی، عاطف خان۔

وزير برائے ابتدائی و ثانوی تعليم: جناب سپيکر صاحب، دا هم هغه زاړه کتابونه چې تاسو کوم وايي چې په کوم کبني دا سورتونه موجود وو، هم د هغې تقسيم روان دے، د نوي کتابونو تقسيم نه دے روان، مخکبني شوي وو هغه بيا ستاپ شوي وو۔

جناب اعظم خان دراني: صحيح ده۔

وزير برائے ابتدائی و ثانوی تعليم: تهپیک شوه جي۔

جناب سپیکر: جی جی، سردار حسین۔

جناب سردار حسین: شکریہ سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، ستاسو توجہ یوہ اہمہ خبری تہ راورل غوارم۔ سپیکر صاحب! خہ ورخی مخکبني ما د اسمبلی پہ سیکرٹریٹ کبني د ٲولې صوبې د سپیشل فورس پہ حوالہ باندي یو قرارداد جمع کرے وواپہ ہغې قرارداد کبني ما کوشش کرے ووچې زہ د صوبائی حکومت نہ دا مطالبہ وکرم چې دا سپیشل فورس چې دے، د دوی سروسز چې دی، دا د ریگولرائز شی۔ سپیکر صاحب، د اسمبلی سیکرٹریٹ نہ ماتہ دا قرارداد واپس شوے دے اوپہ ہغې کبني ماتہ دا لیکلی دی چې چونکہ پہ صوبہ کبني سپیشل فورس چې دے ہغہ ریگولرائز شوی یا د ہغوی سروسز چې دی ہغہ مستقل شوی دی، لہذا پہ دې مسئلې باندي د بحث کولو ضرورت نشتہ۔ سپیکر صاحب! دا اہمہ خبرہ پہ دې دہ چې زما پہ خیال کبني دلته چیف منسٹر صاحب ہم ناست دے، دلته وزیران صاحبان ہم ناست دی، زما یقین دا دے چې شاید چې دا Statement چې دے دا صحیح نہ وی خکہ چې مونر۔ داسی نوٹیفیکیشن د نظرہ نہ دے تیر شوے، حکومت خہ اعلامیہ چې دہ ہغہ نہ دہ جاری کرې خو بیا ہم کہ حکومت پہ دې حوالہ باندي خہ خبرہ وکری، دا ډیر بنہ خبر دے خوزما د اندازې مطابق داسی شوی نہ دی او ماتہ قرارداد واپس شوے دے نو زما یقین دا دے کہ حکومت مونر۔ واؤرو او د دې وضاحت اوشی نو دا بہ ډیرہ زیاتہ مہربانی وی۔

جناب سپیکر: آپ یہ قرارداد ہمارے حوالے کر لیں تو ہم دیکھ لیں گے کہ کیا اسکا سٹیٹس ہے۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر صاحب، دوی پہ دیکبني دا لیکلی دی چې دا ریگولرائز شوی دی، لہذا پہ دې مسئلہ باندي د بحث کولو ضرورت نشتہ، نو صحیح دہ، زہ بہ تاسو تہ ہم درکرم خود حکومت د طرف نہ خو ہم یو جواب چې دے، ہغہ پکار دے چې او دا مستقل شوی نہ دی یا او دا مستقل شوی دی۔

جناب سپیکر: اس کو ہم دیکھ لیتے ہیں، میں خود اس کو، (سیکرٹری صوبائی اسمبلی سے) سیکرٹری صاحب!

(اس مرحلہ پر جناب سپیکر سیکرٹری اسمبلی سے معاملہ پراسٹفسار کر رہے ہیں)

جناب سپیکر: اوکے اوکے، چلیں دیکھ لیتے ہیں، ہم اپنے ایجنڈے پہ آگے چلتے ہیں، یہ آپ کو Response کرتے ہیں اس کے اوپر، یہ Basically سیکرٹریٹ کا ایشو ہے، یہ چیک کر کے آپ کو دیتے ہیں پھر۔ اچھا جو ابھی ایجنڈا ہے، اس کے اوپر بحث۔۔۔۔

(قطع کلامیاں اور شور)

جناب سردار حسین: جناب سپیکر صاحب، پہ دی باندی مونر داسی نہ یو خو کم از کم دو مرہ پکار دہ چہ داسی جواب راحی یا پہ داسی یو طریقہ Reason باندی یو خیز چہ دے ہغہ واپس کیبری۔

جناب سپیکر: مونر تہ یو دس منت راکری، زہ بیاسو تہ Proper response در کوم چہ زہ پرہی خان پوہہ کرم۔

جناب سردار حسین: نو ما خود حکومت نہ جواب غوبنتے دے، تاسو نہ خو جی مونر مطمئن یو، ما د حکومت نہ جواب غوبنتے دے۔

جناب سپیکر: اسمبلی سیکرٹریٹ ماتہ ہم داسی راکری دے، دا بہ مونر چیک کرو جی۔ اچھا یہ جو ایجنڈا ہے، لاء اینڈ آرڈر کے حوالے سے، اس حوالے سے میں مولانا لطف الرحمان صاحب کو۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی جی۔

جناب سردار حسین: سپیکر صاحب، ستاسو وخت اخلم او بخبنہ غوارم خو تاسو تہ دا ہم وایم چہ مونر د اسمبلی اجلاس چہ دے درہی بجہی تائم ورکریے وو او د اپوزیشن ٹول ملگری درہی بجہی حاضر وو او زہ ئی Appreciate کوم ہم، نو مونر پہ تائم کم از کم نن راغلی یو۔۔۔۔

جناب سپیکر: اوکے۔

جناب سردار حسین: سپیکر صاحب، داسی وہ چي دا هم تاسو سره يا ستاسو سيڪريٽريٽ سره متعلقه يوه خبره ده او صرف ستاسو په نوٽس ڪيني راوسنل غوارم۔

جناب سپیکر: او ڪے۔

جناب سردار حسین: ما يو سوال ڪرے وو سپیکر صاحب! او دهغه سوال متن به زه تاسو ته او وایم چي په دي ٽوله صوبه ڪيني 25 ضلعي دي او په دي 25 ضلعو ڪيني د زڪوٰة د چيئرمينانو چي انتخاب شوي دے، ما دهغوي نومونه غوبنتي دي چي دهغوي نومونه، بيا ما دهغي په اجزاء ڪيني دا ٽپوس ڪرے وو چي آيا دا د کومو خلقو انتخاب چي شوي دے، دا انتخاب څنگه شوي دے؟ بيا ما وروستو سوال ڪرے وو چي آيا دا د کومو خلقو انتخاب چي شوي دے، په موجوده توگه باندي يا دهغوي په ماضي ڪيني د سياسي گوندونو سره څه وابستگي وه ڪه وابستگي نه وه؟ ماته جواب ملاؤ شوي دے چي دا سوال چي دے دا د رول 41 د لاندي جي دا چي دے دا Acceptable نه دے۔ زه هغه رول 41 وایم او بيا دهغي سيڪشن جي چي دے تاسو ته وایم۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا داسي دے دا به ته ما سره پرائيويٽ ڊسڪس ڪري، دا خو اوس چي مونڙ ايجنڊا باندي ڪوؤ ڪنه، تاسو ما سره آفس ته راشي بريك ڪيني، دا ما سره ڊسڪس ڪرہ۔

جناب سردار حسین: نه نه، دا د دي ٽولو ممبرانو خبره ده۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: مولانا لطف الرحمان۔

جناب سردار حسین: دا د دي ٽولو ممبرانو خبره ده چي مونڙ Right to Access يا Right to Information Bill چي دے، هغه پاس ڪرے دے، (ٽالیاں) په هغي باندي شهرت حاصليري او نن به دا ممبران سوالونه ڪوي، هغه ته به جواب دا ملاو پري۔ زه صرف دا اسمبلي د رولز مطابق ڄم چي په رولز ڪيني هم دا نشته، صرف هغه تاسو ته Quote ڪوم، واوري په هغي ڪيني دي چي Rule 41 څه وائي جي؟ هغه وائي چي: "It shall not relate to a matter which is not"

”primarily the concern of the Government“ سپیکر صاحب، دا ڊیره زیاتہ عجیبہ خبرہ ده۔ دا ڊیره زیاتہ عجیبہ خبرہ ده چې ڊي هاؤس کبني یو ممبر سوال وکړی۔ سپیکر صاحب! ستا سواله توجہ غواړم۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی جی۔

جناب سردار حسین: زما د ډي سوال عرض څه وو، زما د ډي سوال عرض دا وو چې مونږ ته پته اولگی چې په ډي 25 ضلعو کبني د زکواة د چيئر مينانو انتخاب شوه دے، دا انتخاب څنگه شوه دے، د چا شوه دے، آیا د هغوی په پس منظر کبني سياسي وابستگی وه که وابستگی نه وه؟ مونږ خو دغه تپوس کړے دے او بيا زما سوال چې دے هغه په ډي باندې Reject کيږي او بل طرف ته حکومت چې دے دا شوشې پريږدي چې نن يو عام سرے د هم راځي، ډي پارټمنټ ته د ځي چې هغه په کوم څيز باندې گوته ايردي، هغه ته به انفارميشن ملاويږي، چې هغه د کوم څيز تپوس کوي، هغه ته به جواب ملاويږي، چې هغه کوم ځانې له ځان رسوي، د هغه نه به يو څيز پتيري نه، او حال د آنريل ممبرانو دا دے چې نن يو سوال وکړي، هغه په ډي څيز باندې Reject کيږي، په ديکبني وجه څه وه؟ د چيئر مينانو انتخاب هم شوه دے، د هغوی نومونه هم معلوم دي، د هغوی ډو ميسائل هم معلوم دے، د هغوی وابستگی هم معلومه ده او بيا جواب دا دے، د ډي جواب پکار دے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جناب مولانا لطف الرحمان صاحب! اپنہ ايجنڈے په بات شروع کړي، ديکھيں جی۔

جناب سردار حسین: دا لا څه خبره ده، (تالیاں) دا لا څه خبره ده۔۔۔۔۔

مولانا لطف الرحمان: سپیکر صاحب! د ډي جواب د ورله ورکړي۔۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامی)

مولانا لطف الرحمان: دا جواب درکوي، جواب درکوي۔

(شور اور قطع کلامی)

جناب سپیکر: ديکھيں جی، مولانا لطف الرحمان صاحب۔

مولانا لطف الرحمان: زما سپیکر صاحب! دا ریکويست دے۔

(شور)

جناب سردار حسین: بالکل۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا یو منت، منت۔

مولانا لطف الرحمان: زما دا ریکویسٹ دے۔

(شور اور قطع کلامی)

جناب سپیکر: زما خبره، یو منت زما خبره، ته زما لڙه خبره واوړه کنه پلیر، یو منت،
یو منت زما خبره واوړی۔

مولانا لطف الرحمان: یو منت، منت۔

جناب سپیکر: نمبر ون دا ده، یو منت تاسو لږ، ماسره چیمبر کنبی به کنبینی، چیمبر
کنبی په دې باندي به خبره وکړو چې څه دغه ده، اوس چې کومه ایجنډا ده چې
څنگه بریک اوشی، چیمبر کنبی زما سره کنبینه، دا به مونږ ډسکس کړو چیمبر
کنبی۔ (شور اور قطع کلامی) جی جی، جی جی۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر صاحب، یو آنریبل ممبر سوال وکړی، د هغې دا
Justification پکار دے چې جواب په دې وجه نه ملاویری۔ دا انتخاب هم شومے
دے، څنگه شومے دے، د هغې هم معلومه ده، دا خوداسې نه ده کنه او بیا تاسو
سپیکر صاحب! د بخښني سره، دا Response ورکوی چې مخکښی به ایجنډا
بوڅو، خیر دے دا بزنس چې دے۔۔۔۔

جناب سپیکر: زه تاسو سره په دې باندي خبره کوم، ماسره چیمبر کنبی کنبینی، دا به
ډسکس کړو چې څنگه تاسو وایئ، هغه به په ایجنډا هم راولم خو، دا به ستاسو
سره په چیمبر کنبی کنبینم۔

جناب سردار حسین: نه نه، خودا خبره نه کوؤ، تاسو دا خبره وکړئ، بیا هم زمونږ د
پاره قابل قبول ده۔

جناب سپیکر: جی جی، حبیب الرحمان صاحب۔

جناب سردار حسین: دا لاشه خبره شوه۔

جناب سپيڪر: حبيب الرحمان صاحب۔

جناب حبيب الرحمان (وزير زڪاوة و عشر): بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

جناب سپيڪر: دا بهر حال چي ڊي ڪنه، گوري جي مولانا صاحب، ٽول ڊ سپيڪر خپل پاورز ڏي، هغه ڊيڪيني بالڪل ڪليئر ڏي او Procedure ڊي ڊ هر يو خيز ڊ پارہ، هغه Procedure به زه هم Adopt ڪوم او هغه Procedure به تاسو هم Adopt ڪوي، هغه به حڪومت هم Adopt ڪوي، هغه به ٽول چي ڪوم ڊي يڪسان Adopt ڪوي۔ زه حبيب الرحمان صاحب ته وایم چي هغه جواب ورکري خو ڇه زما سره تعلق ساتي، بالڪل تاسو ما سره چيمبر ڪيني ڪنيني، دا به مون ڊ سکس ڪرو۔
حبيب الرحمان صاحب۔

وزير زڪاوة و عشر: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ شڪريه جناب سپيڪر۔

جناب سپيڪر: جي جي۔

وزير زڪاوة و عشر: سپيڪر صاحب، دا خبره ڊ سيڪريٽريٽ ڊ اسمبلي او ڊ بابڪ په مينڊ ڪيني ده خو تاسو يعني داسي نازولي دغه اوساتي چي بي موقعي وي، نه ڪال اٿينشن شته، نه په ايجنڊا باندې ڇه پروگرام شته، نه ڇه دوي تحريڪ التواء راوڙي ده، نه ڇه په خاص فورم باندې ڊي راغلي ڊي خوزره له ئي راغلل، خبره چي ڪوم ڊي ڊ اسمبلي سيڪريٽريٽ ده چي ڊ رول 41 مطابق تاسو زما دا ڇيز و لي نه ڊي Admit ڪري، و لي نه ڊي داخل ڪري؟ زه & As a Minister of Ushr & Zakat ڊي ڊ په پراپر طريقه راڃي چي ڊ دوي په زره ڪيني ڇه سوال راڃي ان شاء الله ڊ هغي جواب ته زه حاضر یم، زه به ڊي بالڪل مطمئن ڪوم خود ڊي په پراپر طريقه باندې دغه ته سوالونه راوڙي چي ڪوم دا Admissable وي هغه تاسو Admit ڪوي او د هغي به زه جواب ورڪوم۔

جناب سپيڪر: مولانا صاحب، گوري جي دا مهرباني به ڪوي جي، يو منٽ، گوري سردار صاحب! لڙ ڊي اسمبلي ڊي ڪورم هم خيال ساتل غواڙي ڪنه، مولانا صاحب! تاسو جي، جي۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر صاحب! زما د سوال جواب وٺي نه دے راکرے
شومے -----

جناب سپیکر: نه بيا يو خودا دے، ما تاسو ته اووٺيل چي تاسو زما سره چيمبر کني
کنيئي، تاسو ما سره چيمبر کني کنيئي، که تاسو (قطع کلامي) جي جي-هسي
يوه خبره کوم جي، لکه گوره دا زمونڊ ڊير معزز، زما لڙه خبره واري کنه جي-
جناب سردار حسین: جناب سپیکر، تاسو ما پريڊئ کنه، د هغي جواب بيا ورکري-
لکه حبيب الرحمان خان چي اووٺيل-----

جناب سپیکر: نه که داسي طريقه چليدي-----

جناب سردار حسین: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: يو منت، که په دي طريقه چليږي کنه، گوره يو Procedure وي، زه خو
Definitely هر چا ته خپله موقع ورکوم، ستاسو Right دے-----

جناب سردار حسین: زه خو تاسو ته هم دا وایم چي تاسو مالہ زما حق راکري د خبري
کولو-

جناب سپیکر: حق به درکوم خودا زما Right دے کنه، دا د سپیکر سره، دا سپیکر
سره اختيار دے-

(تالیاں اور شور)

جناب سردار حسین: نو بيا زما هم حق دے جناب سپیکر صاحب! زما هم Right دے
چي زه به خبره کوم، دا لاشه خبره شوه- (شور) جناب سپیکر صاحب، ما دا
خبره کوله-----

جناب سپیکر: کوم دے، دا Rule 43 زه تاسو ته لڙ Quote کوم، ديکني دا Rule
43-----

جناب سردار حسین: دا يو خبره زه کوم-

جناب سپیکر: جي جي، جي وایي-

جناب سردار حسین: سپیکر صاحب! زما یقین دا دے چے مونر دلته ڊیر په بنه ما حول کبني خبره کول غوارو، دا بد ما حول ته چي خبره لاره شی، ڊیره لویه په بخبنه سره خبره کوم چي زه تاسو سره مخاطب ووم، ما غوبنتل هم دا چي تاسو صرف ما ته دومره اووایی چي صحیح ده، که یو کار داسې شوی دے، په سیکرٹریٹ کبني به کبنيو، که تاسو ما ته دا خبره کړي وه نو ما ته بیا د پاخیدو ضرورت هم نه وو او د بلې خبرې ضرورت هم نه وو چي تاسو اوس هم ما ته دا خبره وکړه چي هلته به کبنيو، زما پرې آمین دے او زه پرې شکریه هم ادا کوم خو منسٹر صاحب خبره دا وکړه چي دوی د سوال راوړی او دوی په غلطه طریقہ راغلی دی، زه منسٹر صاحب ته دا خبره کوم چي ما نه ستانه سوال کړے دے، سوال به ما ستانه هله کړے وے چي سیکرٹریٹ تا ته درلیبر لے وے چي سیکرٹریٹ تا ته نه دے درلیبر لے نو گرانه محترم منسٹر صاحب! په دې خبره پوهه شه چي نن زه سوال چي دے هغه د سپیکر نه کوم، لہذا سپیکر صاحب! تاسو دا خبره وکړه، ما ته منظور ده، ان شاء اللہ زه به راشم او دا مسئلہ چي ده، دا به هلته Resolve کړو۔ مہربانی۔

جناب سپیکر: مولانا صاحب، مولانا لطف الرحمان صاحب۔

امن و امان کی صورت حال پر بحث

مولانا لطف الرحمان: نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ۔ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر! آپ کا بہت بہت شکریہ۔ جناب سپیکر! آج ہمارے اجلاس کا، اس اجلاس کو اپوزیشن کی طرف سے ریکورڈیشن کیا گیا ہے اور اس کا پہلا ایجنڈے کا پہلا نکتہ جو ہے، وہ امن و امان اور ملک میں امن و امان کے حوالے سے جاری مذاکرات پر بحث اور اس کے نتائج کے حوالے سے اور آنے والے حالات پر تبصرہ کرنا۔ جناب سپیکر، تقریباً پچھلے ایک مہینہ تقریباً ڈیڑھ مہینہ ہونے کو ہے کہ گورنمنٹ نے ایک مذاکراتی عمل شروع کیا تھا، جناب سپیکر! ہم نے اس وقت بھی کہا تھا کہ ہم مذاکرات کے حامی ہیں اور اس کے لئے کوئی بھی میکنزم تیار کیا ہو جو ہمیں امن کی طرف لے جائے، وہ ہمیں قبول ہے۔ ہم دعا گو ہونگے اس مذاکراتی ٹیم کے لئے بھی کہ وہ مذاکرات کامیابی سے ہمکنار ہوں، یہ اختلاف ہو سکتا ہے، ہمارے بہت سارے دوستوں کا، ممبران کا، پارٹی کا ایک موقف ہو سکتا ہے کہ مذاکرات کے حامی نہ ہوں لیکن جناب سپیکر، نتائج کے

اعتبار سے سب کو اس پہ اتفاق ہے کہ امن ہونا چاہیے، نتائج وہ چاہتے ہیں کہ وہ مثبت آئیں، تو جناب سپیکر! عمل بھی اس طرح ہونا چاہیے کہ پوری دنیا کو لگے کہ واقعتاً ہم اس میں اخلاص رکھتے ہیں اور ہم نیک نیتی سے کر رہے ہیں، ہم اس ملک کو اس مشکل سے نکالنا چاہتے ہیں۔ یہ ملک جس مشکل سے دوچار ہے، اس کو اس مشکل سے نکالنا چاہتے ہیں اور آج ہر شخص اس انتظار میں ہے کہ اس حوالے سے کوئی نتائج آئیں لیکن جناب سپیکر! آج بڑی عجیب سی بات لگتی ہے، ہمارا یہ صوبہ ہے، ہمارا ایک کلچر ہے، یہاں پہ جرگے ہوتے ہیں اور فیصلے ہوا کرتے ہیں لیکن ہمیشہ ایک بہت اہم کردار ہوتا ہے اس میں کہ جب جرگہ بیٹھا جاتا ہے اور پھر اس پہ ثالثی کا ایک کردار شروع ہوتا ہے، مذاکرات شروع ہوتے ہیں تو اس کا بنیادی تکتہ یہاں سے سٹارٹ ہوتا ہے دونوں فریقین کی طرف سے، اب اس حوالے سے کوئی اقدام نہیں کر سکتا، ایک جنگ بندی کی ایک بات ہوتی ہے لیکن یہاں عجیب سی بات ہے کہ ایک مہینے کا ٹائم دیا گیا اور اس کے بعد اب دس تاریخ تک ٹائم دیا گیا، تو مجھے اس کی سمجھ نہیں آرہی جناب سپیکر! کہ یہ ٹائم کا کیا مطلب ہے اس میں؟ اور جناب سپیکر! یہ ساری باتیں، یہ ہم یہاں پہ کرنا چاہتے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ امن و امان کے حوالے سے یہ ہمارا کوئی دوسرا اجلاس ہے جو اپوزیشن کی طرف سے آتا ہے اور مسلسل اس امن کے حوالے سے ہماری یہاں پہ بات ہوتی ہے اور ہمارا صوبہ سب سے زیادہ Affected ہے، اس حوالے سے کہ جو نقصانات ہمارے صوبے کے ہو رہے ہیں اور ہمارے اس خطے کے لوگوں کا قتل عام ہو رہا ہے اور جو ہماری سکیورٹی فورسز ہیں اور مختلف جو لوگ، عام لوگ، پبلک سکولز، کوئی ہمارا مذہبی ادارہ، کوئی جگہ اس سے محفوظ نہیں ہے۔ تو سب سے زیادہ نقصان ہمارے صوبے کو ہو رہا ہے جناب سپیکر! اور جناب سپیکر! یہ کوئی صرف ٹرانسپل ایریا میں نہیں چل رہے بلکہ یہ سارے حالات ہمارے اس صوبے کے Settled area میں بھی ہو رہے ہیں اور اس کا ڈائریکٹ اثر ہمارے پورے صوبے پہ ہو رہا ہے لیکن مجھے یہ سمجھ میں نہیں آ رہا اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ صوبے کی حکومت کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ مرکز کے ساتھ، اس حوالے سے کہ On board لیا ہے اور ان کو یہ پتہ ہے کہ اس مذاکرات میں جو پیش رفت ہو رہی ہے، وہ کہاں تک پہنچی اور کن حالات سے گزر رہے ہیں اور جو چہ میگوئیاں آج ہو رہی ہیں، تو چہ میگوئیاں تو آپ ٹاک شو پہ، ٹی وی کے ٹاک شو پہ سن رہے ہیں کہ وہاں اس پہ بحث ہو رہی ہے کہ فوج اس کا ساتھ دے رہی ہے کہ نہیں دے رہی ہے، کیا فوج

کا ایک اپنا موقف ہے اور کیا گورنمنٹ کا اپنا ایک موقف ہے؟ جناب سپیکر! ہم سمجھتے ہیں حکومت کی طرف سے کہ اس کی تردید کی جارہی ہے جناب سپیکر! اور جناب سپیکر! ہم سمجھتے ہیں کہ وہ تردید خدا کرے کہ وہ حقیقت میں ہو اور ہم سمجھتے ہیں کہ ایک ہی نتیجہ پر ہونا چاہیے ان سب کو، ہمارے اس ملک کے حالات، سب کے حالات اگر بگڑتے ہیں اور میں جناب سپیکر! آپ کو کہنا چاہتا ہوں کہ یہ بڑے حساس حالات ہیں ہمارے، اور ہم جن حالات سے گزر رہے ہیں، وہ انتہائی مخدوش حالات ہیں جناب سپیکر! کہ آج ہم نے پہلے بھی کہا تھا، صوبائی حکومت کو یہ تجویز دی تھی، یہاں اس فلور پر یہ تجویز دی تھی کہ اگر حکومت طالبان کی بات کر رہی ہے، طالبان سے مذاکرات کر رہی ہے جناب سپیکر، تو پھر ہماری صوبائی حکومت کی بھی ذمہ داری ہے، اس آڑ میں ان لوگوں کو اجازت نہیں دی جاسکتی کہ وہ ہمارے امن و امان کو خراب کریں، ہم سمجھتے ہیں کہ صوبائی حکومت کی یہ ذمہ داری ہے کہ اگر بہت سارے گروپس On board نہیں لیے گئے تو ان لوگوں کے ساتھ کیونکہ ہمارے صوبے کے حالات مخدوش ہیں، ان لوگوں کو On board لینا چاہیے تھا اور جو اس وقت کے حالات ہیں جناب سپیکر! میں آپ کو آگاہ کرنا چاہتا ہوں اور پوری اسمبلی کے سامنے یہ بات کرنا چاہتا ہوں کہ آج پورے صوبے میں بھتہ خوری انتہائی اس پر پہنچ چکی ہے کہ آئے روز لوگوں کو فون کئے جاتے ہیں اور ان سے بھتہ مانگا جاتا ہے کہ ہمیں اتنے پیسے پہنچائے جائیں اور پھر میں جناب سپیکر! یہ کہنا چاہتا ہوں کہ بہت سارے لوگ شاید دیتے ہوں، معلوم نہ ہو ہمیں اور اپنے سفید کپڑے بچانا چاہتے ہوں اور وہاں تک پیسے پہنچاتے ہوں لیکن ایسا ہوا ہے اور یہ ریکارڈ پر ہے اور اس پہ آپ کی پولیس کے ریکارڈ پر ہے کہ اگر ان لوگوں کو بھتہ نہیں پہنچایا گیا تو پھر اس کے بعد ان پر فائرنگ کی گئی ہے، ان لوگوں کو زخمی کیا گیا ہے، ان لوگوں کو قتل کیا گیا ہے، وہ ہسپتال میں ہیں اور یہ چیز اس وقت آپ کے پورے صوبے میں چل رہی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ میں نے پچھلی اس تقریر میں بھی اور پچھلی اسمبلی میں بھی یہ بات کی تھی کہ آپ کا یہ تاجر یہاں سے جا رہا ہے اور آپ کے جو یہاں پہ ڈاکٹر ہیں، وہ آپ کا صوبہ چھوڑ رہے ہیں کیونکہ آئے دن ان کی اغواء ہو رہی ہے اور وہ اپنے کلینکس تک نہیں پہنچ سکتے، آپ کے تاجر اپنے دفتر تک نہیں پہنچ سکتے، اپنا کاروبار نہیں کر سکتے، اپنے کاروبار کو شفٹ کر رہے ہیں، اسلام آباد میں جا رہے ہیں، کوئی پاکستان کو چھوڑ کے باہر ملک میں جا رہے ہیں، تو یہ ہماری صوبائی حکومت کی ذمہ داری ہے کہ اس حوالے

سے ان کو چاہیے تھا کہ اس پہ یہ مذاکرات کر سکتے، جو ان کے لوکل یہاں پہ بہت سارے گروپس ہیں، جس طرح کی بات کی جاتی ہے کہ بہت سارے گروپس ہیں اور Militants ہیں اور ان سے بات چیت ہو کے ہم امن کا راستہ اختیار کر سکتے ہیں اور یہ پی ٹی آئی کا، تحریک انصاف کا نعرہ تھا اور یہ کہا جا رہا تھا کہ ہم امن و امان کے لئے کام کریں گے اور مذاکرات کی پالیسی ان کی تھی کہ مذاکرات ہونے چاہئیں، تو میں نہیں سمجھتا کہ یہاں پہ وہ مذاکرات کیوں نہیں ہو رہے، ان لوگوں کو On board کیوں نہیں لیا جا رہا اور اپنے اس صوبے کے حالات کو کیوں نہیں سدھارا جا رہا؟ امن و امان کا مسئلہ بہر حال پھر بھی صوبائی حکومت کا ہے جناب سپیکر، جناب سپیکر! آپ نے بھی سنا ہو گا اور ہمارے سامنے بھی یہ بات آئی، تحفظ پاکستان بل کی بات ہوئی تو جناب سپیکر! مجھے سمجھ میں نہیں بات آرہی اور یہ ہماری صوبائی اسمبلی کی طرف سے ہماری صوبائی حکومت کی طرف سے، ہمارے صوبائی حالات کے حوالے سے بھی بات جانی چاہیے کہ ایک طرف تو ہم مذاکرات کی طرف جا رہے ہیں اور دوسری طرف ہم تحفظ پاکستان بل لارہے ہیں، ایسا ایک بل جو نام تو اس کا تحفظ پاکستان ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ انسان کے جو بنیادی حقوق ہیں، ان کو سلب کیا جا رہا ہے اور کل کو خدا نخواستہ وہ کس طرح استعمال ہو گا کیونکہ ہماری پچھلی تاریخ جو ہے وہ تلخ حقیقتوں سے بھری ہوئی ہے اور اس کا کیا حال ہو گا جناب سپیکر، تو میں سمجھتا ہوں کہ حکومت کو بھی اس پر اپنے اس مسئلے پر نظر ثانی کرنی چاہیے اور اس بل کو، اس کو ٹھیک ہونا چاہیے اور تمام لوگوں کو Consensus پر لانا چاہیے تاکہ اس کے ساتھ بیٹھ کے اگر اس میں ایسے نکات ہیں جو انسانی حقوق کی خلاف ورزی ہو سکتی ہے تو وہ اس سے ہٹنا چاہیے جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! ایک اہم بات کی طرف میں متوجہ کرنا چاہتا ہوں اپنے اس ہاؤس کو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں تمام دوستوں سے ریکویسٹ کرونگا، میں تمام دوستوں سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ ایک بہت اہم ڈیبیٹ ہو رہی ہے، Kindly اس کو سنئے۔

مولانا لطف الرحمان: جناب سپیکر، میں توجہ اس حوالے سے دلانا چاہتا ہوں کہ میں سمجھتا ہوں کہ آگے والے حالات ہمارے اور بھی، مخدوش صورتحال سے ہمارا سامنا ہو گا۔ آپ اس خطے کے حوالے سے جناب سپیکر! دیکھئے کہ اگر اس خطے سے، افغانستان سے امریکہ جا رہا ہے اور ہمارا یہ مذاکراتی عمل، اگر امریکہ اس

خطے سے جاتا ہے، اس کے بعد کے ہمارے اس خطے کی صورت حال کیا ہوگی جناب سپیکر! کیا ہم ان حالات پہ قابو کر سکیں گے کہ جو حالات ہمارے خطے میں ہو رہے ہیں؟ اگر ہم نے اس کو سنجیدگی سے نہیں لیا اور بعد کی صورت حال جو، ہم نے اگر اس پر کوئی لائحہ عمل نہ بنایا جناب سپیکر! اور اس کیلئے بیٹھ کر ہم نے کوئی سوچ بچار کر کے ایک ایسا لائحہ ہونا چاہیے کہ ہم ان حالات سے تو نکل سکیں جناب سپیکر۔ اس پر کسی نے نہیں سوچا، یہ ہماری صوبائی حکومت کو اس حوالے سے سوچنا چاہیے کہ آنے والے دنوں میں ہمارے صوبے کے حالات پر کیا اثرات مرتب ہونگے اور وہ اثرات جب مرتب ہونگے تو ہم اس سے کیسے نکل سکتے ہیں جناب سپیکر، اس مشکل سے ہم کیسے نکلیں گے جناب سپیکر؟ جناب سپیکر! میں پھر یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہمارے اس حوالے سے صوبائی حکومت کی بھرپور ذمہ داری بنتی ہے جو ہمارے Settled Areas میں ڈسٹرکٹس کے حالات ہیں کہ ہمارے ڈسٹرکٹس میں کیا ہو رہا ہے؟ اور حکومت کی اس حوالے کوئی توجہ نہیں ہے۔ میں صرف ایک مثال دینا چاہوں گا کہ حکومت نے ایک ڈسٹرکٹ سے امن وامان کے حوالے سے، اس کی بگڑتی ہوئی صورت حال کے حوالے سے اگر ایک ڈی پی او کو وہاں سے ہٹایا جاتا ہے لیکن وہاں پر آج تک اگر ڈی پی او تعینات نہیں ہوتا اور ایک جو نیئر ڈی ایس پی کو اس کے اختیارات دیئے ہوں تو پھر سنجیدگی تو اس سے واضح ہے کہ پھر اس علاقے کے حالات کیسے ہونگے؟ یہاں پر ہمارے سردار اکرام خان بیٹھے ہوئے ہیں، اور کلاچی کے حالات، مخدوش صورت حال ہے کلاچی کی جو میں سمجھتا ہوں کہ آنے والے ٹائم میں شاید پولیس بھی اس ایریا میں نہ Enter ہو سکے اور وہ No go area بن جائے اور پولیس وہاں پر کچھ نہ کر سکے تو میں سمجھتا ہوں کہ ان باتوں کو سنجیدگی سے لینا چاہیے اور یہ میں ویسے بات نہیں کر رہا ہوں، آج یہاں ایک ذمہ دار حیثیت سے میں یہ بات کرنا چاہتا ہوں کہ آنے والا ٹائم بہت تھوڑے سے عرصے میں اس ایریا میں پولیس شاید Enter نہ ہو سکے اور ہمارے آس پاس کے اور علاقے، وہ اسی صورت حال سے دوچار ہیں جناب سپیکر! تو ہمیں تو افسوس اس بات پر ہے جناب سپیکر! کہ ہمارے ساتھ جو ممبران بیٹھے ہوئے ہیں اور ہم مسلسل، یہ ہماری ذمہ داری ہے، یہ احساس ہم دلاتے رہیں گے جناب سپیکر! ہم مسلسل ان باتوں پر یہاں اسمبلی میں بات کر رہے ہیں، مختلف حوالوں سے بات ہو رہی ہے، ہمارے ایجنڈے کے جو دوسرے نکات ہیں، اس حوالے سے جناب سپیکر! بات ہو رہی ہے لیکن ہمیں اس کا کوئی اطمینان بخش جواب گورنمنٹ کی طرف

سے نہیں آرہا، ہمیں کوئی اس کا جواب نہیں مل سکا، حالانکہ یہ مسئلہ میں سمجھتا ہوں کہ وہ صرف ان کا مسئلہ نہیں ہے بلکہ ہمارے پورے صوبے کا اور تمام عوام کا اور تمام ممبران کا مسئلہ ہے لیکن ہمیں وہاں سے کوئی اطمینان بخش جواب نہیں ملا اور ہم بار بار ان چیزوں کو دہرانے کی کوشش کرتے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ نتائج کے حوالے سے اس وقت ہم بالکل منفی لکیر سے بھی نیچے ہیں، تو ہمیں اس پر سوچنا چاہیے، ہمیں سنجیدگی سے اس پر غور کرنا چاہیے کہ ہم ان حالات کا مقابلہ کس طریقے سے کر سکتے ہیں؟ اور اگر خدا نخواستہ ہم نے اپنے ٹائم پر اپنی ذمہ داری کا احساس نہ کیا اور ان مسائل کو ہم نے حل نہ کیا، اس کیلئے کوئی لائحہ عمل طے نہ کیا تو پھر جناب سپیکر! ذمہ داری ہوگی صوبائی حکومت کی، اور ایک صوبائی حکومت کی نہیں ہوگی، یہاں پر تمام ممبران جتنے بیٹھے ہوئے ہیں جناب سپیکر! کل کو قوم پوچھے گی اور اگر ہم نے ان حالات سے ہمارے جو دوسرے مسائل ہیں، جس میں پوری قوم کو ایک پرابلم ہے اور جس پر تحریک انصاف نے باقاعدہ اپنے انتخابی منشور کے حوالے سے اور انتخابی جلسوں میں یہ باتیں، اعلان کیا تھا کہ ہم ان مسائل کو حل کریں گے۔ اگر آپ اس امن و امان کے حوالے سے سنجیدگی سے نہیں سوچیں گے تو یہ جو دوسرے مسائل ہیں، ایک سال پورا ہونے کو ہے لیکن ان مسائل کی طرف کوئی توجہ نہیں ہوئی، وہ مسائل حل نہیں ہوئے آج تک اور ایجوکیشن کی بات ہے یا اس طرح دوسرے، ہیلتھ کے حوالے سے جو باتیں ہوئی تھیں، وہ باتیں آج بھی آپ کا انتظار کر رہی ہیں کہ ان مسائل کو حل کیا جائے۔ جناب سپیکر، تو ہمیں اس حوالے سے سنجیدگی سے سوچنا ہوگا اور یہ ذمہ داری آپ پر آئیگی اور کل قوم پوچھے گی۔ ہمارے بجٹ کے حوالے سے آپ دیکھ لیں تو میں سمجھتا ہوں کہ ہمارا یہ بجٹ شاید سارے کا سارا تقریباً Lapse ہو جائیگا، تو ہم نے تو عوام کے مسائل حل نہیں کئے بلکہ ہم نے ایک ایسی جگہ پر سب چیزیں روک دی ہیں کہ کسی کو کوئی سمجھ نہیں آرہا ہے کہ اس مسئلے کو کس طرح حل کریں؟ ہر چیز اپنی جگہ پر رکھی ہوئی ہے، تو ہم نے مسلسل مختلف اجلاسوں میں یہ باتیں کی ہیں، احساس دلایا ہے، احساس دلاتے رہیں گے اور یہ اہم مسئلہ ہم نے آپ کے سامنے رکھا ہے۔ ایک دفعہ پھر ہم کہنا چاہتے ہیں کہ اس پر سنجیدگی سے غور ہونا چاہیے، اگر اس پر سنجیدگی سے غور نہ ہوا تو شاید ہم حالات کے اعتبار سے کہاں کھڑے ہوں گے۔ تو جناب سپیکر، یہ گزارشات تھیں اور میں سمجھتا ہوں کہ اس پر اب اگر پیچھے نہیں ہوئے تو اب سمجھتے ہیں کہ آگے غور ہونا چاہیے، تو اب تو حالات ایسے ہیں کہ آپ

کی اپنی پارٹی کے اندرونی حالات کو سنبھالنا آپ کیلئے مشکل ہو رہا ہے، چہ جائیکہ اپنے صوبے کے حالات کو سنبھال سکیں۔ تو یہ ہماری گزارش ہے کہ اس پر سنجیدگی سے آپ سوچیں، بیٹھیں، مل بیٹھ کر اس مسئلے کا حل نکالنا ہے، ذمہ داری آپ کی ہے، احساس ہم دلاتے رہیں گے۔ **وَآخِرُالدَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔**

جناب سپیکر: جناب سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: شکر یہ جناب سپیکر صاحب۔ تفصیلی گفتگو ایک انتہائی اہم مسئلہ جو اپوزیشن نے دوبارہ اجلاس Requisite کروایا، اس میں اہم پوائنٹ تھا، اس کے اوپر مولانا لطف الرحمان صاحب نے تفصیل سے بات کی۔ جناب سپیکر صاحب، مجھے انتہائی حیرانگی کے ساتھ یہ بات کہنا پڑتی ہے کہ یہ جو اہم ایٹو ہے، یہ کوئی غالباً پچھلے مہینے اپوزیشن نے اجلاس Requisite کیا تھا اور یہ پوائنٹ اس میں رکھا ہوا تھا، اس کے اوپر دو دن بحث بھی ہوئی، امن وامان کے اوپر اور دوسرے جو مسائل تھے صوبے کے، اپوزیشن نے وہ بھی Points raise کئے تھے لیکن بڑے افسوس کی بات ہے کہ حکومت کی سمجھ نہیں آرہی ہے، ٹس سے مس نہیں ہو رہی ہے اور سات دن اجلاس چلتا رہا، ساتویں دن جناب سینیئر وزیر صاحب نے کہا کہ اپوزیشن نے تو سارا اجلاس کلاس فور کی نذر کر دیا۔ ہمارا اپوزیشن کا یہ حق ہے، یہ الحمد للہ اس دفعہ اس سیشن کی سب سے بڑی اپوزیشن ہے جناب سپیکر صاحب! اور ہماری خواہش ہے کہ ہم حکومت کو، ملک کے ذمہ داروں کو، جو صوبے کے اندر خرابیاں ہیں، ان کے Notice میں لائیں اور چیف منسٹر صاحب تھوڑی دیر کیلئے آئے، وہ بھی چلے گئے، منسٹر صاحبان ہماری بات بھی غور سے نہیں سنتے ہیں اور جب ہم کوئی اس اہم مسئلے کے اوپر باتیں حکومت کے Notice میں کوئی تجاویز لانا چاہتے ہیں تو شاہ فرمان صاحب اپنی گپ شپ میں لگے رہتے ہیں اور End پر یہ کہتے ہیں کہ اپوزیشن اگر کوئی اچھی تجویز لاتی تو ہم اس کے اوپر غور کرتے، تو ہم سمجھتے ہیں کہ یہ کوئی تجویز ہمیں امریکہ سے لانا پڑے گی شاید، کہ وہ ان کی سمجھ میں آئے، جو ہماری سمجھ میں بات آتی ہے، وہ ان تک ہم پہنچاتے ہیں جناب سپیکر صاحب! بڑی اچھی بات ہے، میں مرکزی حکومت کو بھی خراج تحسین پیش کرتا ہوں، صوبائی حکومت نے بھی اپنا نمائندہ مذاکرات کیلئے دیا، شاید اگر یہ عمل بہت پہلے شروع ہو جاتا تو اس سے صوبے کے پچاس سے ساٹھ ہزار لوگ جو اس دہشت گردی میں خصوصی طور پر

شہید ہوئے، شاید وہ نہ ہوتے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ صوبائی حکومت اگر یہ بات کہہ کر جناب سپیکر صاحب! یہ جان چھڑالے، دہشت گردی صرف اس صوبے کا مسئلہ نہیں اور امن و امان میں دہشت گردی ہی صرف نہیں آتی جناب سپیکر صاحب! یہاں پر ٹارگٹ کلنگ بھی ہو رہی ہے، یہاں پر دکاندار پریشان ہیں، یہاں پر ملازم پریشان ہیں اور یہاں پر بھتہ خوری بھی ہو رہی ہے جناب سپیکر صاحب! اور اب تو یقین جانیے کہ ہزارہ ڈویژن ایک انتہائی امن والا ڈویژن تھا، جناب سپیکر صاحب! ایک شخص بندوق اٹھاتا ہے اور آنکھیں بند کر کے دس دس قتل کر دیتا ہے، پرواہ ہی نہیں ہے، حکومت نام کی کوئی چیز نہیں ہے، یہ پچھلے ڈیڑھ مہینے میں دو تین وارداتیں ایسی ہوئی ہیں، میرے ڈسٹرکٹ کے اندر جناب سپیکر صاحب! ایک شخص نے تین سال چار سال اور سات سال کے بچے کو ذبح کر دیا اور اسے یہ بھی پرواہ نہ ہوئی کہ حکومت میرے خلاف یا پولیس میرے خلاف کوئی ایکشن لے گی اور دس بندوں کو دن دیہاڑے ایک شخص نے قتل کر دیا، تو یہ ساری ذمہ داری جناب سپیکر صاحب! حکومت کی ہے لیکن ہمیں افسوس ہے کہ حکومت ہماری باتوں کو مذاق سمجھتی ہے اور یا یہ اپوزیشن کا بلا یا گیا اجلاس کوئی اپنی ہتک سمجھتا ہے اور اس میں دلچسپی نہیں لیتے اور جو نشانہ ہی ہم کرتے ہیں، شاید یہ ان کو اچھی نہیں لگتی، بہر حال ہمیں ریکارڈ کے اوپر میڈیا کے سامنے، پریس کے سامنے ہمارا فرض ہے کہ جو خامیاں، جو خرابیاں، جو مسائل اس صوبے کے عوام کے ہیں، ہم حکومت تک پہنچاتے ہیں، انہیں ریکارڈ کے اوپر لاتے ہیں، آگے ان کی مرضی ہے اور اگر ہم یہ کہیں جناب سپیکر صاحب! کہ پچیس ضلعوں کے اندر جو چیئر مین زکوٰۃ لگائے گئے ہیں، وہ کس کی مشاورت سے لگائے گئے ہیں؟ تو منسٹر صاحب ادھر سے کھڑے ہو کر ہمیں مارنے کیلئے تیار ہو جاتے ہیں، کیا یہ ہمارا حق نہیں ہے جناب سپیکر صاحب! کہ ہم ان سے کسی بات کی وضاحت پوچھیں؟ تو ہم بھی اپنے اپنے حلقوں سے یہاں پر آئے ہیں، بہر حال یہ ان شاء اللہ جناب سپیکر صاحب! ہمیں اتنی محنت کرنے کی ضرورت نہیں پڑیگی۔ جو حالات جارہے ہیں جناب سپیکر صاحب، جہاں پر ناانصافیاں ہوں، جہاں پر انصاف کے نام پر سپیکر صاحب! انصاف کے نام پر ناانصافی ہو تو پھر ان لوگوں کو اپنے لوگ چھوڑ دیتے ہیں، آج جو ہم دیکھ رہے ہیں، یہ ناانصافی کی وجہ سے سب کچھ ہو رہا ہے۔ جناب سپیکر صاحب، ہم چاہتے ہیں کہ حکومت اپنے فرض کو نبھائے اور اس صوبے کے لوگوں کی تکالیف میں کمی لائے، اس صوبے کے لوگوں کی پریشانیوں میں کمی

لائے۔ یہاں پر امن و امان آپ بالکل دس مہینے حکومت میں بیٹھ چکے ہیں، آپ دیکھ لیں کہ کچھ کی آئی ہے، ٹارگٹ کلنگ میں کوئی کمی آئی ہے، بھتہ خوری میں کمی آئی ہے؟ دہشت گردی میں الحمد للہ یہ مذاکرات جو جاری ہیں، ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مذاکرات کیلئے جو ہم سب کی، اس صوبے کی تمام سیاسی جماعتوں کی خواہش تھی، تقریباً ان شاء اللہ یہ جب سے مذاکرات شروع ہوئے ہیں تو کافی، صوبے کے اندر وہ تقریباً نو دس Daily یا اس سے بھی زیادہ جو وارداتیں ہوتی تھیں، ان میں کافی کمی آئی ہے۔ مذاکرات کے دوران بھی کچھ واقعات اس طرح کے ہوئے اور اس میں تقریباً جو لوگ نہیں چاہتے تھے کہ طالبان اور حکومت کے درمیان مذاکرات کامیاب ہوں، انہوں نے کچھ واقعات کرنے کی کوشش کی، بہر حال اس میں وہ ناکام ہوئے، Discourage ہوئے۔ اللہ تعالیٰ ان مذاکرات کو پایہ تکمیل تک پہنچائے تاکہ ہمارا صوبہ، بالخصوص صوبہ خیبر پختونخوا، جس آگ میں جل رہا ہے جناب سپیکر! جتنا نقصان صوبہ خیبر پختونخوا کا ہوا ہے، یہ میں سمجھتا ہوں کہ انڈیا پاکستان کی جنگوں میں اتنے ہمارے لوگ شہید نہیں ہوئے جتنے دہشت گردی کی جنگ میں شہید ہوئے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے صوبے کو امن دے اور ہم سب کو مل کر امن کی کوششوں میں بھرپور کردار ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ چونکہ مولانا لطف الرحمان صاحب نے کافی تفصیل سے بات کی ہے تو میں آخر میں، ہماری اس اسمبلی کے ایک ممبر اور قائد حزب اختلاف سردار مہتاب احمد خان صاحب کو کل صوبہ خیبر پختونخوا کا گورنر منتخب کیا گیا اور ان کی حلف و فاداری کی تقریب ہوئی، اس پر میں اس پورے ہاؤس کی طرف سے انہیں مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ بڑی مہربانی۔

جناب سپیکر: شکریہ، تحنیک یو۔ سکندر خان۔

جناب سکندر حیات خان: دیرہ مہربانی جناب سپیکر، زہ ستاسو دیر زیات مشکوریم چپی تاسو ما لہ پہ دپی اہم موضوع باندپی د بحث کولو موقع را کپہ۔ جناب سپیکر، زما نہ مخکبئی لطف الرحمان صاحب ہم پہ دپی باندپی خبرپی و کپری او نلو تہا صاحب ہم پہ دپی باندپی خبرپی و کپری، دا ایشو کہ یو لحاظ سرہ او گورو نو زمونر د صوبپی پہ تولو کبئی اہم او میجر ایشو چپی دہ، ہغہ امن و امان دے او شو پورپی چپی دا ایشو نہ وی Tackle شوپی، زمونر نورپی مسئلی حل کیدی نشی، نہ معاشی ترقی کیدی شی، نہ دیویلپمنٹ کیدی شی او نہ ہغہ شان صوبہ ترقی کولی شی۔ نو جناب سپیکر، زہ افسوس سرہ دا خبرہ کوم چپی دو مرہ اہم موضوع

باندې مونږ خبرې کوؤ، امن و امان سره Related Issue باندې بحث کوؤ لگیا یو
 خو که وگورئ نو په گیلریز کبني نه د پولیس Representative شته، نه د هوم
 ډیپارټمنټ هغه شان Representation شته. جناب سپیکر، بیا دغه شان دې نه
 مخکبني اسمبلو کبني به چې کله بحث په اهم موضوع باندې کیدو نو د حکومت
 د طرف نه به منسټران ناست و او هغوی به Notes اخستل او باقاعده د هغې د
 جواب د پاره به ئې پوائنټس جوړول خو جناب سپیکر! مونږ دا نه وینو چې د چا دا
 انټرسټ شته، کیدې شی دوی سره د صوبې د امن و امان څه فکر نه وی خو کم
 از کم مونږ روزانه خلقو ته مخامخ کیږو، مونږ نه خلق همیشه روزانه دا تپوس
 کوی چې دا امن به کله راځی، زمونږ دې صوبې سره دا زیاتې ولې کیږی، دې
 پښتون قام سره دا زیاتې ولې کیږی؟ جناب سپیکر! دغه تپوس مونږ د دوی نه
 کوؤ ځکه چې که اوگورو جناب سپیکر! د آئین آرټیکل 9 چې دے، دا په مرکزی
 حکومت هم لاگو کیږی او دا په صوبائی حکومت هم لاگو کیږی او هغه دا وائی
 چې “No person shall be deprived of life or liberty save in
 accordance with law” جناب سپیکر! دا ذمه واری د ستیټ جوړپړی چې هغه
 به د امن و امان د پاره، د خپل اوسیدونکو د پاره، د خپل سیتیټیزن د پاره د تحفظ
 ورکولو د پاره به اقدامات اوچتوی، جناب سپیکر! د جنورئ په اخر کبني په 28
 جنورئ باندې د مذاکراتو د عمل شروع کولو خبره اوشوه او تقریباً ټولو ویلکم
 کړه ځکه چې زمونږ مقصد دے چې امن راشی او زما خیال دے یو پارټی به هم د
 دې مخالفت نه کوی، هر څوک دا غواړی چې امن د راشی بالکل خو جناب
 سپیکر! مونږ اوسه پورې په دې پوهه نه شو، د مذاکراتو عمل یو طرف ته په
 اخبارونو کبني راځی چې جاری دے، کمیټی پکبني هم یو ځل بدلې شوې خو
 اوسه پورې مونږ د هغې دغه او نه کتل چې په کوم Parameter کبني دا خبره
 کیږی؟ جناب سپیکر! په دیکبني کوم ‘مین’ سټیک هولډرز دی نو هغه د فایټا خلق
 دی او زمونږ د صوبې خلق دی، اوسه پورې زمونږ د صوبې یا د فایټا مشرانو سره
 څومره مشاورت شوم دے چې بهی مونږ د کوم حد پورې او کوم دغه باندې
 دیکبني فیصله کوؤ؟ او بیا خاصکر چې دا اوس کومه کمیټی قائمه شوه جناب
 سپیکر! دا خو یو پولیټیکل مسئله ده، د دې حل چې دے هغه پولیټیکل یو Solution

کیدے شی، هغه زمونږ د بيوروکريټس نه آيا دا طمع لرلې شو چې هغوی به هغه لحاظ سره ديکبني څه پيش رفت اوکړي؟ ځکه چې څو پورې چې پوليتيکل فورسز ډرائيونگ سيټ کبني ناست نه وي، مرکزي حکومت صوبائي حکومت په ډرائيونگ سيټ کبني ناست نه وي نو دا مسئلې حل هغه شان نشي راوتلې جناب سپيکر، ديکبني Political input چې د هغه ټولو کبني اهم دے۔ بيا جناب سپيکر! په دې حوالي سره هم زه دغه کوم چې عجيبه خبره ده، يو طرف نه خو دا خپل د قيديانو د رهائي مطالبې کيږي خو چې دا دلته نه چې کوم خلق اغواء شوی دی، زمونږ د Law Enforcing Agencies خلق اغواء شوی دی، زمونږ وائس چانسلران اغواء شوی دی، اجمل خان صاحب د څومره مودې نه چې د هغوی په قيد کبني دے نو د هغې د پاره ولې آواز نه اوچتيري او دا پکار دے چې This should be made a point چې بهي چې د هغې طرف نه يو ډيمانډ کيږي چې دے طرف نه هم چې دے د رهائي هغه يو ډيمانډ وکړلې شي۔ جناب سپيکر! دغې سره سره د پوليو يو ډير لوټي اهم مسئله ده او خاصکر زمونږ دې صوبې ته هغه ټولو کبني اهم دغه ده، ولې نه چې د پوليو دا ايشو چې ده چې دا هم د دې مذاکراتو حصه جوړه کړې شي چې يره يو طرف ته تاسو خود ډز بندئ خبره کوئ خو بيا بل خوا ته د پوليو ورکړز چې هغه زمونږ د ماشومانو د مستقبل سره د هغې يو دغه ترلے دے نو بيا ولې نه چې تاسو د پوليو دا ايشو چې ده چې دا هم د هغې حصه جوړه کړې شي نو د هغې به يو دغه رااوځي، نتيجه به رااوځي۔ بل جناب سپيکر! عجيبه خبره دا ده يو طرف ته واقعات هم کيږي بل خوا ته دا دغه هم دے چې يره ډز بندئ هم ده، اوس دې باندي سرے نه پوهيږي چې دا کوم طرف نه څه دغه کيږي؟ بيا ورسره ورسره، لطف الرحمان صاحب هم هغې طرف ته خبره وکړه چې دا کوم دا Kidnapping for ransom, extortion او زه دا په پوره يقين سره وایم چې دا څومره چې نن د دې نه مخکبني چرته دومره Kidnapping for ransom او Extortion نه وو نو جناب سپيکر! دا هم د هغې حصه جوړول پکار دی چې يره دا عمل روان وي نو څنگه به دا مسئله مخکبني ځي؟ دغه وجه ده جناب سپيکر! Confusion دے، Ambiguity ده او څوک په اعتماد کبني اخستلې شوی نه دی، د هغې د وجې نه نن د يو حلقه اثر يو دا رائي

جوړپیری لگیا دے چې یره دا مذاکرات به بې نتیجه راوځی، جناب سپیکر! دې طرف ته توجه ورکولو ضرورت دے، زه دیکښې د مرکزی حکومت ته هم دا خواست کوم چې یره خدائے شته دې مسئلې طرف ته توجه ورکړی، که زموږ وزیراعظم صاحب دورې کوی او ځی د بهر نه انویسټرز راوستلو او د چین او د نورو ځایونو نه دغه کوی، هغه هم ضروری ده خو تر څو پورې چې دا مسئله نه وی حل شوې جناب سپیکر! یو انویسټر به هم نه راځی، څوک به هم دلته که راځی انویسټمنټ به نه کوی، پکار دا ده چې دې مسئلې طرف ته د مرکزی حکومت هم توجه وی او بیا خصوصاً د صوبائی حکومت خو دا ټولو کښې اهم ذمه واری جوړپیری چې دوی د دې طرف ته توجه ورکړی. بیا ورسره ورسره چې دا کومه خبره چې لکه اوس دلته لطف الرحمان صاحب وکړه چې بعضې داسې حصې دی چې هغه کیدې شی چې څو ورځو کښې داسې No go areas جوړ شی چې هغې ته کیدې شی چې بیا پولیس هم نشی تللې، جناب سپیکر! دا خو د صوبائی حکومت ذمه واری جوړپیری چې د هغې د پاره اقدامات اوچت کړی، مونږ اوسه پورې څه او نه لیدل، وروستو ځل هم په دې باندې مونږ بحث وکړو، خبرې اوشوې خو د هغې څه نتیجه رااو نه وتله جناب سپیکر، نن بیا مونږ خبرې کوو خو چې دا کوم مونږ ته Seriousness دلته کښې بنکاری، دا دلته کښې چې کوم Attitude مونږ ته بنکاری نو مونږ ته نه بنکاری چې دې نه به څه راوځی. جناب سپیکر! بطور د عوامو نمائنده، بطور د دې صوبې نمائنده، بطور د پښتنو نمائنده دا زموږ فرض جوړپیری چې مونږ به د دې نشاندھی کوو، بار بار به نشاندھی کوو او ستاسو توجه به دیکخوا ته راگرځوو جناب سپیکر. دې سره سره جناب سپیکر! زه دې طرف ته هم دغه کوم چې عجیبه خبره ده د بل سټینډرډ دی په مرکز کښې خو بعضې خلق د تحفظ پاکستان بل چې دے، د هغې مخالفت کوی خصوصاً زه د صوبائی حکومت په حواله سره خبره کوم، مونږ هم د هغې مخالفت کړے دے خو چې په دې صوبې کښې Vulnerable and sensitive sites والا بل چې کوم هغې کښې هم Fundamental rights د دې ځانې خلقو چې دے، هغه Violate کیږی نو هغه یو طرف ته تا سو داسې قسمه بلونه پخپله هم پاس کوی، بیا په مرکز کښې چې دوی وائی چې یره مونږ د هغې مخالفت کوو او مونږ عدالت ته

خو، زه خو په دې باندې پوهه نه شوم چې دا کوم ډبل سټينډرډ ز دی، بيا خو پکار ده چې پالیسی خو يو وی چې هلته کښې تاسو مخالفت کوئ، پکار ده چې دلته کښې داسې قانونونه تاسو نه نافذ کوئ، داسې قانونونه نه پاس کوئ چې کوم سره د Fundamental rights چې دے Violation کيږی۔ جناب سپیکر! هم دغه وجه ده چې مونږ ته نه بنکاري چې حکومت هغه شان موجود دے، مونږ ته نه بنکاري چې خلقو د مسئلو طرف ته توجه ورکړې کيږی، نو هم دغه وجه ده چې Frustration چې دے هغه په عوامو کښې زیاتيږی لگیا دے، مایوسی په عوامو کښې زیاتيږی لگیا دے۔ که تاسو اخبارونه رااوچت کړئ نو هغې کښې هم یو دا تصویر دغه کيږی چې دلته کښې هډو حکومت نومې شے موجود نه دے، جناب سپیکر! دې طرف ته توجه ورکول ضروری دی ځکه چې مونږ نه به دا خلق تپوس کوی، دا قوم چې دے چې دې اسمبلۍ ته ئې مونږ رالېږلی یو، که څوک د اقتدار په کرسی ناست وی او که څوک د اپوزیشن په کرسی ناست دی، خلق به دا تپوس کوی چې یره مونږ خو تاسو له ووت درکړے وو، مونږ خو په تاسو باندې اعتماد کړے وو، مونږ خو تاسو له دا اختیار درکړے وو چې تاسو لاړ شئ هلته کښې زمونږ تپوس وکړئ، زمونږ نمائندگی وکړئ، نو آیا تاسو د هغې نمائندگی حق ادا کړے دے او که نه؟ دا اوس چې کومه رویه ده د حکومت، کم از کم زه دا نشم وئیلے چې دوئ هغه حق ادا کوی لگیا دے جناب سپیکر! بلکه مونږ ته دا بنکاري چې دوئ هغه حق نه ادا کوی لگیا دے۔ زه هغه خپلې خبرې په دې خبرې باندې ختموم جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: زه لږ یو وضاحت کول غواړم چې چیف منسټر ته به په دې باندې زه باقاعده یو لیټر هم کوم او ټول چې دلته څومره هم Concerned departments وی، چې کوم Topic باندې، کوم ایشو، کوم ایجنډا باندې، نو پکار ده چې د هغې سیکرټری دلته موجود وی او دلته که هوم سیکرټری نه وی یا د هوم ډیپارټمنټ څوک ذمه دار نه وی نو په هغې باندې به زه باقاعده د اسمبلۍ د طرف نه چیف منسټر ته او هغوی ته زه دغه لیټر۔ دلته څوک شته مونږ سره اوس؟ محمدعلی شاه صاحب، مولانا صاحب، دا به د دلته نه، د سیکرټریټ نه به باقاعده لیټر چې دے زه دغه کوم۔ دا د ټولو نه اعلیٰ اداره ده، د دې ادارې

Respect، د دې ادارې چې کوم Correspondence د هغې ته ډیر ضروری ده چې خومره هم دغه وی چې هغه دې ته باقاعده جوابده دی او دې باندې به هیڅ قسمه Compromise نه کوو۔ مفتی صاحب۔

مفتی سید جانان: زه جی هم دا خبره کوم، حکومت جی، لکه خومره حده پورې مونږ گورو حکومت سنجیدگي سره دا مسئله نه اخلی او استیبلشمنټ دغې خبرې ته هیڅ توجه نه ورکوی، دا د عوامی منتخب نمائندگانو توهین دے جناب سپیکر صاحب! پکار ده چې د کومې محکمې متعلق خبره وی د هغې محکمې متعلقه کسان دلته کښې، ایوان کښې ناست وی او مطلب دا دے زمونږ او ستاسو خبرې د مونږ ته جوابده وی جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: سیکرټری چې Concerned وی چې هغه لازم چې کومه ایجنډا وی چې هغې باندې موجود وی۔ سیکرټری صاحب به باقاعده هغوی ته لیټر وکړی۔ محمد علی شاه باچا۔

سید محمد علی شاه: ډیره مهربانی جناب سپیکر صاحب۔ نن چې جناب سپیکر صاحب! ایجنډا باندې کوم، د اپوزیشن چې کوم اجلاس Requisite کړے دے جی، نن امن و امان باندې زما نه مخکښې سکندر خان، مولانا صاحب او نلوټها صاحب بنه په تفصیل خبرې وکړې، جناب سپیکر صاحب! دا یو حقیقت دے چې دا یو ډیره زیاته Important issue ده۔ سکندر خان د آئی جی صاحب او د هوم سیکرټری صاحب دغه مخې ته کیښودو۔ سپیکر صاحب! دا ایجنډا تقریباً چې دوه ورځې مخکښې یا یو ورځ مخکښې هر ډیپارټمنټ ته ځی خو د هغوی غیر سنجیدگي به ورته او وایو چې نن داسې یو Important issue باندې بحث دے، نه پکښې آئی جی صاحب شته، نه پکښې هوم سیکرټری صاحب شته او دې نه مخکښې تقریباً گیاره پوائنټس نوره ایجنډا هم ده نو تاسو خو پخپله رولنگ ورکړو، دا زما د طرف نه یو ریکویسټ دے چې کم از کم دلته د ډیپارټمنټ هیډ سیکرټری صاحب ناست وی، اکثر ډیپټی سیکرټری رااولیږی، ایډیشنل سیکرټری رااولیږی نو بیا هغه ایشوز چې کوم دلته اسمبلی کښې مونږ مخې ته کیږدو جناب سپیکر صاحب! نو نه جواب را کولے شی څوک او حکومت هم داسې Light هر څه اخلی نو دا مهربانی وکړئ چې دا یو، درې پیرې تاسو رولنگ ورکړو خو ستاسو د رولنگ

باوجود زما په خيال دلته نه سيڪرٽري راځي، نه آئي جي صاحب راځي، نه هوم ڊيپارٽمنٽ والا ڇوڪ راځي نو دا ڊيره د افسوس خبره ده جناب سڀيڪر صاحب۔
 زه راڄم سڀيڪر صاحب! د امن و امان په حوالي سره، زما په خيال چي دا څلورم پينڄم اجلاس دے او په امن و امان باندې هميشه د پاره ڊير په تفصيل باندې بحث ڪيري خو چي څنگه مولانا صاحب، سکندر خان خبره وکړه، د دې ريزلٽ مونږ ته اوسه پورې مخي ته رانغے۔ نن که په يو علاقه کښي، په يو صوبه کښي امن نه وي نو زما په خيال هغه صوبه او هغه علاقه چرته هم ترقي جناب سڀيڪر صاحب! نه شي کولې، نن نه شپږ مياشتي مخکښي اته مياشتي مخکښي چي کوم Peace talks وو، د هغې ٽولو پارٽيانو تقريباً اختيار فيڊرل گورنمنٽ له ورکړے وو، جناب سڀيڪر صاحب! لږ دې بنچر ته او وائي چي لږه توجه وکړي۔

جناب سڀيڪر: معزز اراکين اسمبلي! خواست دے چي لږه توجه وکړي۔

سيد محمد علي شاه: نن هغه اختيار چي کوم مونږ فيڊرل گورنمنٽ ته جناب سڀيڪر صاحب! ورکړے وو، د هغې په رنډا کښي کميٽياني جوړي شوې، بيا هغه کميٽياني ماتې شوې، دوباره بله کميٽي جوړه شوه خو نن تاسو يقين وکړي چي اوس هم ڊير زيات کنفيوژن دے د خلقو په مغزو کښي۔ نن گورنمنٽ دے، د هغې سره د گورنمنٽ کميٽي ده، طالبان دي، د طالبانو کميٽي ده او بل طرف ته آرمي ده، زما په خيال پوليتيکل پارٽيز دي، ما ته چي کوم جناب سڀيڪر صاحب! څه بنڪاري راروان دور کښي، مونږ بار بار دا وايو، هريو پارټي والا دا خبره کوي جناب سڀيڪر صاحب! چي مونږ به کم از کم د امن په حوالي سره پوائنٽ سکورنگ نه کوؤ، چي کوم ځائي کښي د امن مسئله راځي نو مونږ به ٽول په يو پيچ باندې راځو، که هغه آرمي ده که پوليتيکل پارٽيز دي که نور داسي دې سره Related کسان وي، پکار ده چي مونږ دا ملڪ بچ کړو، دا خپله صوبه بچ کړو ځکه چي اور زمونږ په دې صوبي باندې بل دے، زمونږ خاورې ته چي څومره نقصان ڪيري جناب سڀيڪر صاحب! زمونږ دې خاورې ته راروان دے نو زما خو يو فيڊرل گورنمنٽ ته هم دا ريكويسٽ دے چي ماته دا نه بنڪاري نن چي مونږ کوم اخبارونه گورو، ٽاک شوز گورو، طالبانو چي کوم لسٽ جناب سڀيڪر صاحب! ورکړے وو، گورنمنٽ چي کوم راولگيدو، غير عسکري هغه ئي چي

ریلیز کرل، گورنمنٹ وائی چہی مونبر دا کسان ریلیز کرل، طالبان ئی نہ منی، آرمی والا جناب سپیکر صاحب! نہ منی، نو دا زما پہ خیال چہی د دہی نہ دا خبرہ معلومیچی چہی ہغوی پہ خپل خائے بانڈی خفہ دی، دلته گورنمنٹ والا پہ خپل خائے بانڈی خفہ دی، آرمی والا پہ خپل خائے بانڈی خفہ دی، نو د دہی نتیجہ بہ جناب سپیکر صاحب! خہ را اوخی؟ نن پکار دے چہی مونبر دا ہر خہ شاتہ کرو، نن پکار دے چہی مونبر تول جناب سپیکر صاحب! پہ یو پیج بانڈی راشو گنی دا زمونبر مثال بہ دیو داسی قوم جوڑ شی چہی زمونبر راتلونکے نسل بہ پہ دہی ډیر زیات خفگان ظاہروی۔ کہ دا ہر خہ مونبر شاتہ نہ کرل نو زمونبر صوبہ خو پہ اور کبھی ولا رہ دہ خو یریرم دا چہی تول ملک بہ پہ اور کبھی ودریری۔ دا مذاکرات سنجیدہ اخستل پکار دی او دا کوم کسان چہی اغواء شوی دی نو پہ مذاکرات کبھی د ہغوی خبرہ خوک نہ کوی، د سلمان تاثیر صاحب د خوئی خبرہ خوک نہ کوی، د پروفیسر اجمل خبرہ اوسہ پورے مخی تہ رانگلہ چہی یرہ د دہی دواہو د رھائی خبرہ شوے دہ نو کم از کم چہی دلته د ہغوی کسان ریلیز کیچی نو پکار دہ چہی ہغوی ہم Goodwill gesture دا ورکری چہی کم از کم دغہ درے کسان رھا کری نو ہلہ بہ دا Peace talks کامیاب کیچی جناب سپیکر صاحب، چہی دیو طرف نہ چرتہ ہم، دیو لاس نہ چرتہ ہم پرق نہ دہی ختلے چہی یو طرف تہ مونبر دا کار کوؤ او بل طرف تہ، او پہ دہی ہم زیات د خوشحالی خبرہ دا دہ جناب سپیکر صاحب! چہی پہ اولہ پیرہ داسی سٹیٹمنٹ مونبر پہ اخبار کبھی اوکتلو چہی پہ Public places کبھی، پہ حجرو کبھی، پہ بازارونو کبھی دا بی گناہ خلق وژل دا حرام دی، دا د طالبانو سٹیٹمنٹ خدائے شتہ ما پخپلہ کتلے دے، دا زمونبر د پارہ ډیرہ د خوشحالی خبرہ دہ خو ہسے ہم بس مسئلہ دا دہ چہی د آئین دوی تردید کوی۔ دلته درے خلور دھماکی پہ دہی دوران کبھی اوشوے، د آئین دوی تردید کوی، حکومت ہم دا تردید کوی چہی یرہ دا طالبانو نہ دہ کرے، زہ بار بار دا خبرہ کوم جناب سپیکر صاحب! حکومت ہم وائی چہی دا دریم قوت کرے دہ، طالبان ہم دا منی چہی دریم قوت کرے دہ، دا دریم قوت بہ مونبر تہ خوک بنائی جناب سپیکر صاحب؟ ماتہ خو د دریم قوت خہ داسی علم نشتہ چہی یرہ دریم قوت، دا دریم قوت پکار دے چہی مخی تہ کیڑدی چہی ہغوی د مرئی نہ مونبر

اونیسو، چي ڇو پوري موڊا دريم قوت نه وي نيولي، دا Peace talks به هم د غسپي، مونڊر به تباھي طرف ته روان يو۔ نو جناب سپيڪر صاحب! دا مسئلي دي، دا خبري دي، دا پڪار ده چي مونڊر د کم از کم ايم پي ايز ته دا خبري مخي ته کيبنو دلې شي، In camera briefing اجلاس کوي گورنمنٽ، فيڊرل گورنمنٽ له هم پڪار دي چي يره مونڊر کم از کم صوبائي گورنمنٽ On board واخلې او صوبائي گورنمنٽ له دا پڪار دي چي مونڊر ٽول ايم پي ايز On board واخلې، نو کم از کم مونڊر به هم، مخي ته چي مونڊر نه څوڪ ٽپوس کوي، اوس بحیثیت يو منتخب نمائنده مانه په کلي کيبنې څوڪ ٽپوس کوي چي څه روان دي او زه د مينځ نه څه خبر نه يم، ستاسو نه ٽپوس وکړي، په دغه ذمه واره کرسې باندي ناست يئ، تاسو د مينځ نه خبر نه يئ چي په مينځ کيبنې څه روان دي نو دا زمونڊر د پاره د افسوس خبره ده، پڪار ده چي مونڊر کم از کم دا بريفي کړي چي يره د دي حد ته اور سيدل نو مونڊر څه پوائنٽ سکورنگ نه کوؤ۔ دا زه بار بار وایم، په هر اجلاس کيبنې موڊا خبره کړې ده چي يره مونڊر به د گورنمنٽ مٽي يو، مونڊر به گورنمنٽ په دي سلسله کيبنې مضبوط کوؤ جناب سپيڪر صاحب! مونڊر په دامن، کم از کم دامن حوالي سره مونڊر به د گورنمنٽ مخالفت نه کوؤ، که هغه د صوبي گورنمنٽ دے او که فيڊرل گورنمنٽ دے۔ دا درله زه تسلي درکوم ان شاء الله تعالیٰ چي مونڊر به ستاسو مٽي يو او ستاسو که خير وي دغه به درله مضبوط کوؤ (ٽالیاں) خو کم از کم مونڊر هم On board اخستل پڪار دي۔ جناب سپيڪر صاحب! د صوبي په حوالي سره دي ملگرو هم دا خبره وکړه او دا حقيقت دے، دا As a Opposition Member زه دا خبره نه کوم يا زه تنقيد نه کوم چي يره تنقيد برائي تنقيد به کوم، مونڊر چي څه خبره کوؤ د حکومت د اصلاح د پاره به دا خبره کوؤ۔ نن ډاکټران محفوظ نه دي، نن تاجران محفوظ نه دي، نن عام اولس محفوظ نه دے، د دي ذمه واري جناب سپيڪر صاحب! د چا ده؟ دا د حکومت وقت دغه ده چي هغه د دوي پروٽيڪشن وکړي۔ نن حيات آباد ته اوگوري، د حيات آباد نه جناب سپيڪر صاحب! څه شے جوړ شوه دے، خدائے شته چي حيات آباد کيبنې بنکاره د شپي څوڪ نه شي گرځيدے، خپل د بچو سره څوڪ نشي گرځيدے۔ حيات آباد د دي پيښور زړه دے زړه، جناب سپيڪر صاحب! نن د

پيڀنور دې بازارونو ته اوگورئ، دلته كهلاؤ خپل Family سره څوك نشي
 گرځيدے، نو دا كم از كم چې پيڀنور زمونږ Safe نه دے، د پيڀنور پروتيكشن
 نشته، بنكاره طالبان راځي، بنكاره دهشت گرد راځي او په پيڀنور كښې حمله
 كوي او كله پكښې ناظم وژني او كله پكښې عام اولس وژني او د دې ځانې نه په
 گاډو كښې كښيني او بيا واپس خپل بارډر ته لاړ شي، دا د دوي ذمه واري ده
 جناب سپيكر صاحب! دا د دې حكومت وقت ذمه واري ده- نن د پوليو، پوليو مهم
 مونږ چې كه پيڀنور كښې چلوؤ كه په مردان كښې چلوؤ كه كوم ډسټركټ كښې
 زمونږ پوليو مهم روان دے، زما په خيال دے د ټولې صوبې پوليس په هغه يو
 ډسټركټ كښې د هغوي حفاظت كوي، دا زمونږ د پاره د شرم خبره نه ده چې
 مونږ يو خپل پوليو وركر نه شو ساتلې؟ كله ئې د پي ټي آئي په وركرانو باندې
 كوي، دا د پي ټي آئي د وركرانو ذمه واري نه ده جناب سپيكر صاحب! دا د
 حكومت ذمه واري ده، دا د ډيپارټمنټ ذمه واري ده چې زه خپل پوليو وركر نه
 شم ساتلے او زه خپل وركرانو ته وایم چې يره راشه ته د دې پوليو، نو حكومت
 چرته لاړو او ده دے جناب سپيكر صاحب؟ نو په دې خبرو باندې به سوچ كوؤ،
 دا مونږ د جذباتو نه نه يو لكيا يا مونږ تنقيد برائې تنقيد نه كوؤ، مونږ چې دلته
 څه خبره كوؤ هغه به ستاسو د اصلاح د پاره كوؤ او څنگه چې مولانا صاحب خبره
 وكړه جناب سپيكر صاحب! دا يو خبره كوم، دا مونږ دلته نن څه فوټو سيشن له نه
 راځو يا تقريرونو له نه راځو يا پريس ورونږه دلته زمونږ ناست دي، دوي له د
 Statement په حوالې سره دلته نه راځو چې يره مونږ به اجلاس راغواړو هميشه د
 پاره او حكومت به زمونږ خبرې اوري او د هغې ريزلټ به مونږ له نه راكوي، كم
 از كم چې د دې سيشن ختميدو سره پكار دے چې مونږ اپوزيشن تاسو كښينوي
 چې يره د دې، د دې خبرې دا دا نتايج دي نو هله به ورور ولي چليزي چې دا
 خبرې نه وي جناب سپيكر صاحب، نو مونږ به هم هسې چغې وهو او حكومت به هم
 راته خاندې او اوري به ئې او ريزلټ به ئې نه راوځي- ډيره مهرباني-

جناب سپيكر: مهرباني، سردار حسين بابك صاحب-

جناب سردار حسين: شكريه سپيكر صاحب- سپيكر صاحب! زمانه مخكښې دا چې
 كومه ډيره زياته اهمه ايجنډا ده چې په دې ملك كښې كوم جاري مذاكرات دي،

په هغې کښې د صوبائی حکومت کردار او بیا د هغې مذاکراتو چې خومره پیش رفت شوه دے او بیا زمونږ په صوبې باندې د هغه مذاکراتو اثرات چې دی، هغه څه دی؟ سپیکر صاحب، ډیر په تفصیل باندې زما ملگرو په دې باندې خپله خبره وکړه او د تحفظاتو اظهار پرې هم اوشواو تجاویز هم د هغوی مخې ته راغلل، سپیکر صاحب! مونږ دا گنډو چې د کله نه دا مذاکرات شروع شوی دی، مونږ گورو چې دهشت گرد چې دی، هغه خاموشه دی خو بل طرف ته که مونږ گورو خصوصاً زمونږ په دې صوبه کښې بهته خوری چې ده، هغه داسې عروج ته رسیدلې ده چې د دې صوبې هر بشر چې دے، هر انسان چې دے، هغه نفسیاتی مریض جوړ شوه دے او د هغې سره سره اغواء برائے تاوان او ټارگت کلنگ چې دے، غالباً په هغې کښې هیڅ کمه نه دے راغله او زه دا گنډم چې که په جسمانی توگه باندې د دې مذاکراتو د عمل په دوران کښې په هغه دهماکو کښې کمه راغله دے، په نفسیاتی توگه باندې د دې صوبې ټول خلق چې دے دومره د دباؤ بنکار دے چې د هر چا ژوند چې دے، هغه د جمود بنکار دے۔ سپیکر صاحب! د دې مذاکراتو د عمل دوران کښې که مونږ او گورو، د دې دواړو کمیټو د طرف نه په مختلفو وختونو کښې مختلف موقف چې دے، هغه مخې ته راځی۔ مونږ دا خبره هم اورو چې د پاکستان په آئین کښې د ترمیم اوشی نو دهشت گرد یا طالبان چې دی هغه به د پاکستان آئین اومنی، مونږ په دې خبره نه پوهیږو چې کوم خلق دا خبره کوی چې د پاکستان په آئین کښې د ترمیم اوشی، آیا دا خلق په حقیقی معنو کښې د دې قوم نمائندگی کوی او که خدائے مه کړه د هغې دهشت گردو نمائندگی کوی؟ سپیکر صاحب، مونږ دا هم وئیل غواړو چې د دهشت گردی په دې ټوله لړی کښې د ټولو نه زیات نقصان چې دے هغه خیبر پختونخوا ته شوه دے، هغه قبائلی سیمې ته شوه دے۔ په دې خیبر پختونخوا کښې که زه او گورم، دهشت گردی په ټوله لړی کښې که زه ئې د دې اسمبلئ نه شروع کړم نو زمونږ په دور حکومت کښې درې ډیر معزز ممبران چې دی، هغه شهیدان شوی وو چې د یونوم بشیر بلور وو، د بل نوم عالمزب وو، د دریم نوم ډاکټر شمشیر وو او بیا په دې روان حکومت کښې د دې اسمبلئ درې ممبران چې د یو اسرار شهید، عمران شهید او فرید خان شهید

چې دے ، شپږ خو زموږ صرف د دې صوبې پارليمنټريين چې دى ، هغه شهيدان شوى دى۔ که سکا لرانو ته لار شم ، ډاکټر فاروق الله د اوبخبنی ، مولانا حسن جان صاحب الله د اوبخبنی ، که زه ملټري ته لار شم ، په دې لړۍ کېنې د ملټري ډير لوټې لوټې افسران چې دى ، هغه شهيدان شو ، د پوليسو لوټې لوټې افسران چې دى هغه شهيدان شو۔ که زه صحافيانو ته لار شم ، که عامو خلکو ته لار شو ، که ټريډرز ته لار شو ، که د کومې طبقې هم زه نوم اخلم ، دا دومره لويه بدقسمتى وه د دې وطن او د دې خاورې چې دې بدقسمتې د دې وطن يوه طبقه چې ده ، هغه هم پرې نه بنوده ، هر طبقه چې ده هغه متاثره شوه۔ زه نن ډير په افسوس سره دا خبره کوم چې که يو طرف ته د دهشت گردۍ په دې ټوله لړۍ کېنې د ټولو نه سيوا متاثره دا صوبه ده ، زه نن ډير په افسوس سره دا خبره کوم چې د ټولو نه غير ذمه وار ، غير ذمه واره او ډير بې حسه هغه زمانه د دې صوبې صوبائى حکومت دے۔ نن د دې حکومتى پارټۍ مشر چې دے هغه په روزانه بنياد باندې د اليکشن کميشن نه دا مطالبه ضرور کوى چې په دې صوبې کېنې جعلى انتخابات شوى دى ، ماله د څلورو حلقو ، ماله ته فنګرز پرنټ راکړه ، روزانه هغه دا خبره کوى چې دا جعلى انتخابات وو ، روزانه هغه دا خبره کوى چې دلته دهاندلى شوې ده خو ما يو ورځ هم د هغه د خپلې نه دا خبره وانه وريده چې هغه د پاکستان د مذاکراتو د جوړې شوې کميټۍ ته دا تجويز ورکړے وے چې دا صوبه چې نن ئې هغه له ووت ورکړے دے چې دې کميټۍ له ئې دا تجويز ورکړے دے چې نن پکار دا ده چې يو طرف ته مذاکرات روان دى او بل طرف ته بهته خورى روانه ده ، يو طرف ته مذاکرات روان دى او بل طرف ته د دې صوبې دا ټول خلق چې دے دا دا متاثره دے ، لهدا دا صوبه ، د دې صوبائى حکومت چې د دوى نمائنده نن په دې مذاکراتى کميټې کېنې ناست دے ، ما لا دا خبره نه ده اوريدلې چې د آفتاب خان شيرپاؤ نه به ئې شروع کړم چې په هغه باندې څومره حملې شوې دى ، مولانا فضل الرحمن صاحب له به راشم چې په هغه باندې څومره حملې شوى دى ، قاضى حسين احمد صاحب ، الله تعالى د اوبخبنی چې په هغه باندې څومره حملې شوې وې ، د عوامى نيشنل پارټۍ خو نوم ځکه نه اخلم چې د دې دهشت گردۍ په لړۍ کېنې د ټولو نه سيوا تاوان چې په ذاتى توګه باندې

شوعے دے، ہغہ عوامی نیشنل پارٹی تہ شوعے دے خو ما لا د دے حکومت د خلی نہ دا خبرہ نہ دہ اوریدلی چے دے حکومت، دے کمیٹی تہ دا خبرہ کړې وی چے راخی دوی خو ورسره جنگ کولو بقول د هغوی خو تاسو ورسره روغہ کوئی نو چے ورسره روغہ کوئی، د پښتنو د وطن دستور دا دے چے راشی دے مشرانو سره کښینی، د دوی نه تجاویز واخلي او دوی سره مشوره او کړئ۔ سپیکر صاحب، عجیبه خبره ده، یو طرف ته دوی۔۔۔۔

(عصر کی اذان)

جناب سردار حسین: سپیکر صاحب، داسې که زه د قبائلی سیمې مثال واخلم، دومره لویه بدقسمتی تیره شوې ده چې په دې قبائلی سیمه کښې د جرگو او د حجرو Individual مشران نه، پورا پورا جرگې چې دی، هغه وژلې شوې دی خو مونږ او نه کتل چې دې کمیټو دا خبره محسوسه کړې وی چې راشو او د هغه قبائلو مشرانو سره کښینو چې پورا پورا جرگې هغوی حلالې کړې دی، پورا پورا جرگې هغوی وژلې دی چې راشو او هغوی سره هم کښینو چې هغوی مونږ ته څه خبره کوی چې لاړ شو او دویم فریق له هغه خبره یوسو۔ سپیکر صاحب، بل طرف ته که مونږ د حکومت غیر ذمه واری ته او گورو، په دې صوبه کښې داسې حالات روان دی چې که زه صرف د پېښور خبره او کرم د پېښور، په دې یو پېښور کښې د دې پېښور ای اے سیز چې دی، هغوی د روزانه په بنیاد باندې راپاخی او د پېښور په ریستورنټو باندې، د پېښور په دکانونو باندې، د پېښور په بازارونو باندې روزانه هغوی ځی او د دې پېښور نه د میډیا ملگرو د پاره پینتیس لاکه روپې او چالیس لاکه روپې چې دی دا روزانه د پېښور نه د جرمانو په شکل کښې دا ای اے سی گان چې دی، دا صوبائی حکومت چې دے، دا اوچتوی، دا خو سرکاری بهته ده، هغه دهشت گرد که بهته اخلی، هغوی په زور اخلی، دلته دومره بد حال دے سپیکر صاحب! که چرې مونږ دې ته او گورو، یو طرف ته پکښې د Peace zone خبره کیږی، مذاکرات په دې نکته باندې هم روان دی، د دهشت گردو دا مطالبه ده چې مونږ له په جنوبی شمالی وزیرستان کښې یو برخه را کړئ چې هلته مونږ کهلاؤ موومنټ کوؤ او مونږ په دې خبره هم سپیکر صاحب! خبر یو چې نن په وزیرستان کښې هغه دهشت گرد چې دی هغه د وزیرستان یوې

حصې ته غونډېږي او نن چې پاکستان ته يو نيم ارب ډالر راغلی دی، خلق دا خبره کوی چې دا تحفه ده خو مونږ نن په دې خبره پوهیږو چې دا تحفه نه ده، دا چې کوم میلمانه دی، زه په پښتو کښې خبره کوم، زه نه پوهیږم چې دا به میډیا والا څنگه Translate کوی خوماته لگی داسې چې هغه دهشت گرد چې د وزیرستان یوې حصې ته غونډېږي، دوی به یو بل ځای ته په اشر کښې لېږلې شی، په اشر کښې چې د میډیا ملگری پرې ځان پوهه کړی۔ سپیکر صاحب! مونږ شکریه هم د Bill Gate، مونږ شکریه هم ادا کوو او د کافر 'بل گیت' شکریه ادا کوو ځکه چې هغه مسلمان نه دے او پکار دا ده چې صوبائی حکومت ئې هم شکریه ادا کړی 51 ملین ډالرز، 51 ملین ډالرز د Polio Campaign د پاره چې کومه قرضه ده نو الله د ورسره بڼه وکړی، هغه کافر 'بل گیت' سره چې هغه قرضه چې ده هغه هغه خلاصه کړې ده۔ سپیکر صاحب! دا ډرامه چې روانه ده، ډرامه او دا دومره لویه قیصه چې روانه ده، دیکښې مونږ د پښتنو خیر نه وینو او زه دا نه وایم چې د دې ټولو خبرو د پاره ذمه وار چې دے هغه صوبائی حکومت دے، دا هم په ډاگه وایم خو دا ضرور وایم چې دا صوبائی حکومت په دې مذاکراتی کمیټی کښې یا په دې مذاکراتی عمل کښې د دې صوبې نمائندگی کوی۔ نن د صوبائی حکومت نه مونږ دا خبره اورو چې مرکزی حکومت دوی سره په هر څه کښې مشوره کوی خو نن مونږ د صوبائی حکومت نه دا تپوس کوو چې په دې صوبه کښې په تیرو وختونو کښې څومره تاوان شوه دے، څومره نقصان شوه دے، آیا ترننه پورې دې صوبائی حکومت دغه Stake holders چې دی، دا ئې ځان سره کښینولی دی، د هغوی سره ئې مشوره کړې ده، د هغوی نه ئې رانې اخستې ده؟ داسې صوبائی حکومت نه دی کړی او مونږ صوبائی حکومت ته هم په ډاگه دا خبره کوو چې نور صوبائی حکومت په دې خبره ځان نه شی خلاصولے چې دا د تیرو حکومتونو د غلطو پالیسو نتیجې وې۔ مونږ نن دا هم صوبائی حکومت ته وئیل غواړو چې صوبائی حکومت نور ځان په دې خبره هم ځان نن د دې عوامو نه نشی خلاصولے چې دوی به وائی چې مذاکرات روان دی او خلق د دهشتگردو په رحم و کرم باندي دے۔ نن خو دلته زما ملگری خبره وکړه چې په حیات آباد کښې د شپې گرځیدل گران دی، خدائے

شته چې په حیات آباد کښې نه چې په ټوله صوبه کښې نن د ورځې گرځیدل چې
 دی، دا سپیکر صاحب! ډیر لوڼې Risk دے، ډیر لوڼې Risk دے او نن دا خبره
 هم ضرور کوو چې بنیر محفوظ نه دے، شانگله محفوظه نه ده، سوات محفوظ نه
 دے، نن چې مونږ او تاسو په اجلاس کښې ناست یو، درې گهنټې مخکښې د
 ورځې رڼا په سوات کښې په مټه کښې یو پولیټیکل لیډر چې دے، یو پولیټیکل
 ورکر چې دے، په هغه باندي حمله اوشوه او هغه اووژلے شو۔ نن مونږ څه
 اوگنډو چې آیا دا صوبائی حکومت کامیاب دے، دا صوبائی حکومت ناکامه
 دے؟ او په دې صوبائی حکومت بد نه گنډی نن که صوبائی حکومت مونږ له دا
 پیغور را کوی چې د عوامی نیشنل پارټی په وخت کښې هم دا کار روان وو، زه
 ورته فرق په گوته کوم چې زمونږ په وخت کښې غلا روانه وه، غلا کیدله، اغواء
 هم کیدله، ټارگټ کلنگ هم کیدو، حملې هم کیدلې خو سپیکر صاحب! په دې به
 صوبائی حکومت ځان پوهه کوی چې زمونږ دور حکومت کښې دغه غله چې دی
 دا په گیت نه وورادنه شوی، دوی په دیوال راوړیدل، فرق زمونږ په حکومت
 کښې او په دې حکومت کښې دا دے چې نن هغه غله چې دی، هغوی ته گیت
 کهلاؤ دے، گیت، هغوی په دیوال نه هغوی په گیت راځی او دا صوبه ئې لوټ
 کړه او دا صوبه ئې په دې مجبوره کړه چې 65% خلق د دې صوبې نه هجرت
 وکړو۔ سپیکر صاحب! مونږ په دې هم پوهیږو چې کوم آواز مونږ پورته کوو،
 کومه خبره د دهشتگردو خلاف مونږ کوو، دهغې مونږ ته یو تاوان ملاؤ دے، د
 هغې مونږ یو قیمت ادا کړے دے او مونږ په دې هم پوهیږو چې دا صوبائی
 حکومت هغه قیمت ادا کولو ته تیار نه دے، دا صوبائی حکومت هغه کردار ادا
 کولو ته تیار نه دے، که نه وی دا د پښتو په کوم کتاب کښې دی، مونږ ورسره دا
 هم اومنله چې داویا زره خلقو د وژلو ذمه وار خلق چې هغوی داویا زرو خلقو
 قتل قبول کړے دے، دا دواړه حکومتونه په دې خبره متفق شو چې مونږ ورسره
 مذاکرات کوو، مونږ ورسره دا هم اومنله خودا خو ډیره زیاته عجیبه خبره ده چې
 هغوی روزانه خبره کوی چې زما چې کوم گرفتار خلق دے دا ماته رها کړه، زما
 په شرط باندي ماسره خبره وکړه، زه چې کومه خبره کوم، دا مننه، ما ډز بندی
 کړې ده او اوس پکښې نوے Trend دا شروع شوم دے سپیکر صاحب! چې تر

اوسه پورې خوبه د دغه دهشتگرد و بعضې تنظيمونو ذمه واری قبلوله او نن هغه تنظيمونه چې دی، هغه ذمه واری نه قبلوی، نو د پښتو متل دے، نن خومونږ ته د خپل قاتل غل نه دے معلوم، نو دا د د پښتو متل دے سپيکر صاحب! دا زما نه دے "چې پت غل باچا دے" باچا خوک دے، پکار ده چې د پښتنو د دې قاتل تلاش وکړی او دې پښتنو ته د خپل قاتل او وائی چې او دا د قاتل دے۔ سپيکر صاحب! دا داسې مسئله ده چې دا دویم دریم اجلاس دے چې مونږ په دې غرض باندې راغواړو چې په دې مسئلو باندې بحث د دې مقصد د پاره اوشی چې نن دا صوبه چې ده، زمونږ د صوبې په سر باندې سودا ده، نن ډیره زیاته عجیبه خبره ده چې په پندئ کښې دهما که اوشی نو زما هغه پښتون وروور چې هغه Daily wages دے، هغه گاډئ گرځوی، هغه لارشی او په هغه سبزی مندئ کښې هغه شهید شی، د هغه پوتی چې دی هغه بیا خلق راغونډوی۔ مونږ دا خپل مؤقف چې دے د اسمبلئ په فلور باندې صوبائی حکومت ته ځکه په ډاگه ايردو او مخکښې ئې ورته ايردو چې دا د دې صوبې نمائنده حکومت دے او دا بیله خبره ده چې دلته یویشته دویشته ملگرو سره او برگ برگ گلونه اچولی دی، مونږ هغې خیز ته نه گورو سپيکر صاحب! خو پکار دا ده چې بیا هم دا حکومت چې دے دا نمائنده حکومت دے، د دې صوبې د نمائندگي په توگه باندې پکار دا ده چې خومره Stake holders دی، په دیکښې هیڅ بده خبره نشته، د دوی کریدت به پرې سیوا کیري، دوی ته به ئې کریدت ځی، پکار دا ده چې دې ټول Stake holders سره دوی مشاورت وکړی، دوی ورسره کښینی او هغه کمیټی ته خپل تجویزونه ورکړی، دیرې خبره نشته، بیا د دوی دا خبره نه کوی چې مونږ درله دفتر درکوؤ ځکه سپيکر صاحب! چې صوبائی حکومت نه هغوی دفتر نه دے غوښتے نویره نه ده پکار چې کله ترینه هغوی دفتر او غواړی نو بیا ورله هم پکار دی چې مونږ سره مشاورت وکړی، نو ان شاء الله مونږ به ورله بڼه مشوره ورکوؤ که خیر وی، داسې مشوره به ورله نه ورکوؤ چې هغه خبره دوی نه شی کولې او مونږ به ئې په زور کوؤ او یا خدائے مه کړه مونږ د په زبردستی کوؤ سپيکر صاحب۔۔۔۔۔

جناب سپيکر: شکریه جی، مونږ تائم شوے دے، مونږ تائم شوے دے۔

جناب سردار حسین: سپیکر صاحب، زہ بخبنہ ہم غوارم خودا بہ مہی ضرور خواست وی چہ نن منسٹر انفارمیشن چہ دے ہغہ ناست دے، اگرچہ داہم د دہی صوبہ عجیبہ المیہ دہ چہ زہ پہ اخباراتو کبہی گورم، وائی وزیر صحت، وزیر زکوٰۃ، او نوٹیفیکیشن لاناہ دے شوے اوہغہ وزیران چہ دی ہغہ د ہغہ محکمو کار کوی نو د دہی حکومت بہ مونہر کومہ کومہ ستائنه وکرو خو بہرحال دغہ یو خو خبری وہی چہ مونہر ورته کولہی۔ مہربانی۔

جناب سپیکر: مہربانی۔ بریک نہ پس بہ ان شاء اللہ تعالیٰ، د چاہی او مونہ د پارہ بریک۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی نماز عصر اور چائے کیلئے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: زما خیال دے چہ د حکومت د طرف نہ د شوک نمائندہ خبرہ وکری او دغہ بہ وکرو، وائند اپ بہ نہی کرو۔

راجہ فیصل زمان: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی جی، جی بات کر لیں، جی راجہ صاحب بات کرنا چاہتے ہیں۔

راجہ فیصل زمان: سپیکر صاحب!۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی جی۔

راجہ فیصل زمان: آج لاء اینڈ آرڈر کی سیجوشن پہ بات ہو رہی تھی، آپ نے خود بھی نوٹ کیا ہے، افسوس تو یہ ہے کہ لاء اینڈ آرڈر کے حوالے سے کوئی بھی ایسا بندہ مجھے گیلری میں نظر نہیں آتا جو پوائنٹس کو نوٹ کر رہا ہو اور سر! اتنا بڑا اجلاس ہونا، اتنا خرچہ ہونا اور اس کے بعد اس کا کوئی Outcome نظر نہ آنا، ایک میج بھی اچھا نہیں جاتا میڈیا وائز بھی سر! اور دوسری بات یہ ہے کہ اس کی Seriousness نظر نہیں آتی، مطلب کہ اداروں کی طرف سے بھی بار بار آپ نے سیکرٹری حضرات کو بھی ڈیپارٹمنٹس کے حوالے سے بھی کہا تو انہوں نے کبھی ایس او کو بھیج دیا، کبھی ایڈیشنل سیکرٹری کو بھیج دیا تو یہ سر! ایسی Important چیزیں ہیں، ایک ایسی Important جگہ ہے جس کا ایک تقدس ہے اور ہم بار بار کھڑے ہوتے ہیں، ہمارا یہ مقصد نہیں ہوتا، اصلاح ہی ہوتی ہے اور سب سے بڑی بات یہ ہوتی ہے کہ جب ادھر کسی ادارے کا بڑا ہو تو کوئی ہم اچھی

Suggestion دے سکتے ہیں، کوئی اچھا مشورہ دے سکتے ہیں اور کوئی قابل عمل مشورہ ہو، اس پہ عمل بھی کیا جاسکتا ہے اور یہ نہیں دونوں طرف سے کیا جاسکتا ہے، اگر اس طرف سے کوئی اچھا مشورہ آئے تو اسے ہم مانیں گے یا ہماری طرف سے کوئی اچھی تجویز ہے، لیکن اس وقت ہم تجویز دیں کس کو اور اس پہ عمل کون کرے گا؟ اور اتنا بڑا ادارہ ہو اور اس میں لوگ بیٹھے ہوں اور کوئی میسج نہ جائے اور کوئی میسج نوٹ نہ ہو اور اس ادارے کا بڑا نہ ہو تو وہ سر! میرے خیال سے آپ کی چیئر کا بھی تقدس اور۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بالکل آپ نے بجا کہا ہے، میں سیکرٹری صاحبان کو بھی یہ کہتا ہوں، ابھی فائنل نوٹس دے رہے ہیں، ہم چیف منسٹر کو بھی اس کا ایک لیٹر کر رہے ہیں، اس کے باوجود اگر نہیں آتا تو ہم اس کے بارے میں یہ کریں گے کہ سیکرٹری کے علاوہ ہم کسی کو کارڈ ایشو نہیں کریں گے، (تالیاں) صرف اس کو جو ہے ناں کارڈ ایشو ہوگا، سیکرٹری کے علاوہ کوئی کارڈ نہیں ایشو ہوگا۔

راجہ فیصل زمان: تھینک یوسر، تھینک یوسر۔

جناب سپیکر: مفتی جانان۔

مفتی سید جانان: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ جناب سپیکر صاحب! امن و امان یوہ دیرہ اور دہ موضوع دہ اوچی سرے خومرہ خبری و ربانڈی کول غواپی، دومرہ خبری کیری خو جناب سپیکر صاحب! زمونر مشر مولانا لطف الرحمان صاحب، سکندر صاحب، سردار حسین بابک صاحب او نلوٹھا صاحب، دغی مشرانو د امن و امان حوالی سرہ کافی بحث او کافی تفصیلی خبری و کولپی۔ جناب سپیکر صاحب، زہ دا کوشش کوم چہ ہغہ خبری دوبارہ معاد نہ کرم، ہغہ خبری بیا اونکرم۔ جناب سپیکر صاحب! دلته دا خبری ہم او شولپی چہ مذاکرات کیری او مذاکراتو کبھی د فلانکی کس د خلاصو لو خبرہ پکار دہ او د فلانکی پکار دہ خو زہ جناب سپیکر صاحب! دہ خبری تہ حیران یم چہ دیو وزیر اعظم خوئی ملتان نہ اغواء کیری او بیا دادومرہ لری مزل کوی، ہغہ قبائلی علاقہ تہ راوستلے شی، دا ملکی ادارہ شہ شولپی؟ غالباً پاکستان بہ دویم دریم ملک دنیا کبھی داسپی وی چہ تولونہ زیاتہ ایجنسیا نی دیکبھی کار کوی، دویم دریم ملک بہ وی خو ہغی نہ باوجود جناب سپیکر صاحب! یوسرے ملتان نہ اغواء کیری او ہغہ دہ علاقہ تہ او یا وزیرستان تہ او یا بلہ قبائلی علاقہ تہ خئی کہ پہ زرگونو

پوستونه نه وی خو په سوؤنو مطلب دا دے تھانړو او ناکو باندې هغه سرے راځی، هغې نه بعد هغه یو قبائلی علاقې ته هغه سرے لیږلې شی۔ جناب سپیکر صاحب، هغې نه ماسیوا، هغه نوم هسې وو، دلته د اجمل خان صاحب خبره اوشوله، که مونږ او تاسو او گورو پیښور کښې به د یونیورسټی ټاؤن نه محفوظ ځایې بل ماته په نظر باندې نه راځی خو خلق راځی یونیورسټی ټاؤن نه کس اوچتوی او بیا دومره ناکو باندې هغه قبائلی علاقو ته اوړی، جناب سپیکر صاحب! دا ملکی ایجنسی څه د پاره دی، آیا زمونږ ادارې دومره کمزورې دی؟ د سلمان تاثیر صاحب څوې لاهور نه اغواء کپړی او هغه دومره لرې راوستلې شی او یوه اداره په دې باندې دغه نه شی کولې؟ جناب سپیکر صاحب، دا تیرې خبرې دی خو که مونږ دا وایو چې داسې د اوشی خود دې بنیاد ته تلل پکار دی چې آیا دا ملکی ادارې دغې معاشرې ته امن و امان ورکولو کښې ناکامه خو نه دی؟ جناب سپیکر صاحب، بیا کله دا حکومت راغلو، د ډیره اسماعیل خان جیل یوه ډیره لویه واقعه اوشوله او غالباً غالباً ډیرو میاشتنو تیریدو باوجود اوسه پورې د هغې رپورټ دغه اسمبلۍ ته، ادارو ته هغه دا رپورټ راغلو چې دیکښې اصل مجرمان څوک دی، دا کوتاهی چا کړې ده؟ او دا دومره مطلوب، حکومت ته مطلوب خلق د چا د وچې نه خلاص شو؟ جناب سپیکر صاحب! هغه رپورټ اوسه پورې مونږ ته دغه اسمبلۍ ته نه راغلو او نه په میدیا باندې راغلو او نه مطلب دا دے څوک ورنه خبر شو۔ جناب سپیکر صاحب، نن اخبارونو کښې پرون په میدیا باندې په ټی وی گانو باندې دا چلیدو چې د بنون جیل باندې بیا راتلونکی وخت کښې حمله کیدونکې ده۔ جناب سپیکر صاحب، که زمونږ ایجنسی دومره ایډوانس وی، هغوی ته دومره معلومات وی بیا د هغې د پاره تدارک ولې نه کوی، بیا د هغه د پاره یو حفظ ماتقدم اقدامات ولې نه اوچتوی؟ جناب سپیکر صاحب، پرون دغه پیښور کښې یوې لوڼې بستۍ ته خطونه راغلی دی او خطونو کښې ټی ورته دا وئیلی دی چې فلانی وخته پورې دا علاقه خالی کړئ، جناب سپیکر صاحب! حکومت څه شو؟ دا خو به نن قبائلی علاقې سره یوه علاقه لگیدلې وی، هغوی ته به وائی، جناب سپیکر صاحب! سبا ته به حیات آباد ته او وائی او راتلونکی وخت کښې به دغې اسمبلۍ ته او وائی

چې تاسو اجلاس مه کوئ، که زمونږ دا دا مطالبات منئ، صحیح ده او که نه اجلاسونه مه کوئ۔ جناب سپیکر صاحب، زه ډیر معذرت سره دا خبره کوم، حکومت نومې دلته کښې هیڅ څه شے نشته ده، حکومتی Writ ختم دے جناب سپیکر صاحب! زه ځکه هم دا خبره کوم، امن و امان نه د اپوزیشن خبره ده او نه د حکومت خبره ده، نه جناب سپیکر صاحب! ستا خبره ده او نه د وزیر اعلیٰ صاحب خبره ده، امن و امان د دغې صوبې مجبوری ده، امن و امان د دغې صوبې مسئله ده او حکومت او گوره، حکومت څوک دی، څوک دلته کښې شته دے؟ وزیر اعلیٰ صاحب ته پکار ده چې پخپله تشریف فرما وے، وزیر اعلیٰ د دغې صوبې مشر دے، مونږ د هغه رعایا یو، دا عوام د هغه رعایا دی۔ جناب سپیکر صاحب، زه علی الاعلان دا خبره کوم، نه حکومت او نه د حکومتی ادارو د عوامو مړه کیدو سره هیڅ څه دلچسپی نشته دے، هغوی وائی چې ماته خیر وی پردې کور د کیدې شی پرون وړان وی، ماته د خیر وی، بلې ضلعې کښې د څومره خلق مړیږی، مړیږی دې، ماته د خیر وی نور که څوک مطلب دا دے مړه کیږی مړه د شی جناب سپیکر صاحب۔ زه دا گزارش کوم جناب سپیکر صاحب، دا سنجیده خبره ده، دا د ټولو اجتماعی مسئله ده، که امن وی مونږ او تاسو به ټول یو، که امن نه وی نه به دا اسمبلی وی او نه به اپوزیشن وی او نه به حکومتونه وی جناب سپیکر صاحب۔ زما دا گزارش دے، زه بیا جناب سپیکر صاحب! دا خبره کوم چې زه بلکه د جماعت په حیثیت باندې مونږ د مذاکراتو حمایت کوؤ، مونږ دا غواړو چې که زمونږ جماعت ته کله هم دغه مذاکراتو کښې ضرورت وی، زمونږ جماعت به ان شاء الله العظیم مخکښې یو نیم کال جدوجهد د دغه مذاکراتو د ماحول برابرولو د پاره زمونږ مشرانو جدوجهد کړے دے، زه هم اوس دا خبره کوم چې ان شاء الله العظیم دغه جدوجهد کښې به که جمعیت ته ضرورت شو، جمعیت العلماء اسلام ته د کوم قسمه قربانئ ضرورت شو، ان شاء الله العظیم مونږ به د صف اول په حیثیت باندې خپل کردار ادا کوؤ۔

وَأَخِرُ الدَّعْوَانَا أَنْ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔

جناب سپیکر: جعفر شاه به خپله خبره وکړی د هغې نه پس به شاه فرمان صاحب، بس۔

جناب جعفر شاه: مهربانی جناب سپیکر۔ مشرانو خبرې وکړې جی، ډیر په تفصیل سره او زه نه غواړم چې هغه بیا Repeat کړم خو یو دوه درې تجاویز ورکوم حکومت ته۔ سپیکر صاحب، څنگه چې خبره اوشوه، زما خیال دے چې په تیر هر یو سیشن کښې مونږ ایجنډا باندې امن و امان ضروری پوائنټ راغله دے او مونږ په دې باندې بحث کړے دے او خصوصی مونږ د دې د پاره اجلاس هم یو پیره راغوبنتے وو، په هغې کښې هم ډیر په تفصیل سره خبرې شوې وې۔ دا خبره دې حد ته رسیدلې ده چې دومره مونږ په دې امن و امان باندې په دې سیشن په دې اسمبلئ کښې بحث وکړو چې اوس زما خیال دے چې د چا هغه دلچسپی هم دومره نه بنکاري چې په دې خبره باندې نور بحث وکړی۔ یقیناً خبره ده جناب سپیکر، د ستیت ذمه واری ده خپل رعایا ته، خپل سیتیزنز ته، شہریانو ته امن و امان ورکول او دا ظاهره خبره ده، دا زمونږ په آئین کښې لیکلې خبرې دی، نو دا ذمه واری د ستیت ده، که هغه مرکزی حکومت دے او که هغه صوبائی حکومت دے، د دې خبرې نه نه حکومت انکار کوی او نه ترې مونږ کوؤ او نه ترې عوام کولې شی او دې د پاره میندیت ورکړے وو په مرکز کښې هم او په صوبو کښې هم پارټیانو ته او ستیت دا خپل Responsibility پکار ده چې اوپیژنی او په دې باندې فوری طور دا په Priority basis باندې واخلي۔ سپیکر صاحب، یو خبره ده چې ترڅو پورې په افغانستان کښې امن نه وی، ترڅو پورې چې په فاتا کښې امن نه وی، زمونږ دا اجلاسونه هم بې کاره دی او دلته کښې دا تقریرونه هم بې کاره دی، دا امن هیڅ کله هم نه شی راتلے، نو زما په خیال چې مونږ د Realistic approach اپناؤ کړو او زه نن ډیر د خوشحالی اظہار کوم په دې فورم باندې او زه د افغان عوام ته مبارکی ورکوم چې هغوی د بلت نه بلکه د بیلت په طاقت باندې هغوی هغه خپل قوت او بنودلو (تالیان) او هغوی دنیا ته دا بنکاره کړه چې مونږ امن غواړو، مونږ په دې خطه کښې نوره وینه بهیدل نه غواړو۔ سپیکر صاحب! دا ډیر بڼه میسج دے چې ټولې دنیا ته تلے دے، دې خطې ته راغله دے او دې پښتون قام ته راغله دے او مونږ دا Appreciate کوؤ او مونږ افغان خلقو ته مبارکی ورکوؤ او زه امید لرم، بلکه یقین مې دے جی چې د هغې به ډیر پازیتيو اثرات په دې ټوله خطه باندې وی او ان شاء اللہ په دې

پختونخوا، په دې پختونخوا باندې به هم د هغې اثرات راځي۔ سپيکر صاحب، دا فائتا چونکه د مرکز په دائره کار کښې ده او په دې پاکستان کښې ده او د پاکستان خاوره ده، د فائتاسره مونږ دومره تړلې يو چې مونږ ترې ځان نه شو جدا کولې، زما به دا تجويز وي، د صوبې د دې ټولې لويې غټې د پښتنو دې لويې جرگې ته چې مونږ دې په اتفاق او اتحاد باندې، اپوزيشن او سرکاري بينچونه دواړه مونږ حکومت ته دا خپل آواز اوسوؤ چې په فائتا کښې د گورنر، گورنمنټ Writ نه وي قائم، هلته کښې هغوی بنيادی حقوق نه وي ملاؤ، امن بيا نه شي راتلې۔ نوزه وایم چې دا د زمونږ يو Unanimous آواز لار شي مرکز ته چې وروره! په فائتا کښې خپل Writ قائم کړئ، په فائتا کښې پوليتيکل پارټيز ايکټ Extend کړئ، په فائتا کښې د اعليٰ عدليې دائره اختيار هغې ته وسيع کړئ او د فائتا خلق چې هغوی په دې يويشتمه صدی کښې د ځناورو غونډې ژوند تيروي چې هغوی د انسانانو غونډې ژوند تير کړی نو يقيناً مونږ به په دې خبره باندې ډير زر قابو بيا وموندو۔ (ټالیاں) جناب والا! دويمه خبره سکندر خان هم وکړه، بابک صاحب هم هغې ته او زمونږ نورو مشرانو هم هغې طرف ته ستاسو توجه او د دې هاؤس رااوگرځوله۔ د پښتنو خپل کلچر دے، د پښتنو خپل قواعد دی، د پښتنو خپل رواج دے او که څومره خبرې هم کيږي جناب سپيکر، خو چې د دې خاورې قيادت، د هغوی Say پکښې نه وي، دا Important stake holder دے نو زما به دا تجويز وي چې صوبائی حکومت ځکه چې د ايجنډا پوائنټ چې کوم يو دے چې د صوبائی حکومت کردار، د صوبائی حکومت کردار بلکه دا زمونږ د ټولو کردار دے، د دې ايوان کردار دا پکار دے چې مونږه ټول پښتون قيادت چې په دې خاوره باندې اوسيري، که هغه په فائتا کښې دی او که هغه په بندوبستی علاقه کښې دی چې هغه مونږ ټول په دې پراسيس کښې هغه مونږ مکمل طور نه وي Involve کړی نوزه وایم چې دا امن راتلل ډير مشکل کار به وي، نويو تجويز مي دا دے۔ بل جی شاه فرمان صاحب اکثر خبرې کوي، وائی تجويزونه، دا تجويزونه جی ځان سره نوټ کوي۔ دريم تجويز مي جی دا دے چې ډير Critical حالت دے 2014، دا داسې کال دے جناب سپيکر صاحب! چې Do or die او مونږ ته من حيث القوم په دې خطه کښې اوسيدونکی

پښتانه مونږ ته په ډیر سنجیدگي سره د دې د پاره اوس نه پلاننگ شروع کول پکار دی چې د 2014 نه وروستو نیتو فورسونه هغه واپس کیری نو زمونږ دې کوم کردار پاتې شی؟ مثبت کردار د زمونږ کوم پاتې شی او مونږ د کوم کردار اولوبوؤ چې په دې خطه کښې نوره خون ریزی نه کیری او نوره خاوره، نو دا یوه اهمه خبره ده او دا هم داسې نه، په دې فورم کښې هم، دا هم د پښتنو یو لویه جرگه ده خو هغه قیادت چې هغوی خپل وینسته سپین کړی دی، د هغوی تجربه ده، هغوی چې د هرې پارټي سره تعلق دے، هغه زمونږ د پښتنو مشران دی، چې هغه ټول د پښتون قیادت، د فایا او د بندوبستی علاقې، هغه مونږ په اعتماد کښې واخلو او دا ایشو مونږ د هغې سره به په مکمل طور باندې په هغې باندې مونږ ډسکشن وکړو۔ جناب والا، د دې هاؤس نه بحیثیت نمائندگان د پښتون د دې صوبې، د دوه کروړه او دوه نیم کروړه خلقو نمائنده په حیثیت باندې مونږ هغه فورسونو ته، هغه قوتونو ته زما ورور اشاره وکړه چې دا Third force، دا تیسری قوت څه شے دے؟ دې تیسری قوت خو مونږ واللہ چې پوزې له راوستو، دا دیرش کاله او شواو تیسری قوت مونږ اونه پیژندو، که هغه تیسری قوت دے او که چوتھی قوت دے، هغوی ته مونږ اپیل کوؤ چې د پښتون په سر باندې د خدائے د پاره نور سیاست د پښتون په خاوره باندې مه کوئ۔ (تالیان) دا د زمونږ یو 'کامن' آواز لار شی چې نور مونږ یقیناً "تنگ آمد به جنگ آمد" دا دومره پنځوس زره موور کړل او که نور هم کوی دا پنځوس څه شے دی، دوه نیم کروړه دی، دا به هم قربانی ورکړی، دا ټول د حلال کړی، دا ټوله وینه د اویوی چې دا سیاست پرې کوی د پرې، نو دا موورته اپیل دے چې د پښتون په وینه باندې د نور سیاست نه کوی۔ دا تجویزونه مې پیش کول حکومت ته، حکومت د په دیکښې لید واخلي او زما به دا تجویز هم وی چې هغه سیاسی فورسونه، مخکښې ورځ جماعت اسلامی د چهرې لاندې آل پارټیز کانفرنس، پاؤ کم آل پارټیز کانفرنس رااوغوښتے شو، په هغې کښې دوه درې پارټیانی رانغلې، ښه خبره نه وه، پکار وه چې هغې کښې ټولو پارټیانو شمولیت کړے وے۔ بل یو داسې په Consensus باندې په اخلاص باندې هغه د یو داسې پارټیز کانفرنس د هم رااوغواری چې هغوی هم کښینی او په دې خبرو باندې په

سنجیدگی سرہ غور و کپرو او جناب سپیکر صاحب، اخی کبھی به زما دا وی چھی دا اجلاس چھی دا مونبر. نن په دھی باندهی بحث کوؤ د خبرواترو، د مذاکراتو او په دھی خاوره باندهی د امن راوستو نوزه وایم چھی دا داخرنی اجلاس وگرخی چھی مونبر. په دیکبھی Crystal clear, clear cut مونبر. تجاویز و رکرو او که په هغی باندهی عمل او نه کپرو مونبر. بیا په شریکه باندهی دا فورم بیا فیصله وکری چھی مونبر کوم قدم پورته کپرو؟ ډیره مهربانی۔

جناب سپیکر: ډیره مهربانی۔ جعفر شاه صاحب ډیر Valid suggestions بعضی ورکړل او زما په خیال باندهی هم دغه طریقہ که دغه شی چھی Solution طرف ته زیات دغه وی نو دا به ډیره بنه وی۔ زه شاه فرمان صاحب ته خواست کوم چھی هغه Comments ورکری۔

جناب شاه فرمان (وزیر اطلاعات): شکر یہ جناب سپیکر۔ سب سے پہلے تو میں اس بحث کے ساتھ Related ایک ایشو کہ ہمارے ایکسپریس اخبار کے ہیور چیف جمشید باغوان کے اوپر جو ایک ہوا تھا، مذمت کرتے ہیں اور یہ حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ سب کو Protection دے اور خاص کر میڈیا کے لوگوں کو، کیونکہ ان کا ایک کردار ہے کہ وہ معاشرے میں جہاں بھی کوئی چیز غلط ہو رہی ہو، اس کی نشاندہی کرے اور جو صحیح ہو رہا ہو، اس کو Appreciate کرے، تو اس لحاظ سے مذمت کرتے ہیں اور یقین دلاتے ہیں کہ ان شاء اللہ صحافیوں کے تحفظ کے لئے جو بھی ضروریات ہیں، وہ پورا کریں گے، ان کے ساتھ بیٹھ کے بھی بات کریں گے کہ کہیں کمی ہے تو ان شاء اللہ وہ دور کریں گے۔ یہ سید جعفر شاه صاحب کی یہ بات بالکل صحیح ہے کہ اس کے اوپر اتنی زیادہ لمبی بحث ہوئی، چونکہ ضرورت امن کی ہے اور کئی مرتبہ اس کے اوپر بحث ہوئی ہے اور انہوں نے جو Suggestions دی ہیں، یقیناً بہت زیادہ Appreciate کرتے ہیں اور یہی توقع ہے، چونکہ سب کا مسئلہ ہے، 'کامن' ایشو ہے، صوبے کا ایشو ہے، اس ہاؤس کا ایشو ہے، یہ سارے Representatives ہیں پختونخوا کے تو اگر یہ ایسی Suggestions بھی آئیں، ان Suggestions کے اوپر متفق بھی ہو جائے ہاؤس، اس کے اوپر عمل نہ ہو تو پھر Criticism آئے۔ یہ طریقہ کار جو پہلے سیشن میں اس کے اوپر بحث ہو رہی تھی جناب سپیکر، اس کی نشاندہی کی تھی کہ Solution اس کا کیا ہے؟ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ یہ حکومت کی ذمہ داری ہے کہ Life, honour and property کی

Protection اور لاء اینڈ آرڈر سیچوریشن Specifically پر او نیشنل گورنمنٹ کی ذمہ داری ہے لیکن جناب سپیکر! یہ بات اچھی نہیں لگے گی کہ میں یہ کہوں کہ کونسی چیز ہمیں وراثت میں ملی، کن حالات میں ہم نے حکومت سنبھالی، یہ بہت پرانی سی باتیں ہیں، یہ ہمیشہ سے جب حکومت بنتی ہے تو اس قسم کے Excuses آتے ہیں، اس میں جانا نہیں چاہتا لیکن اس گورنمنٹ کی جو کوششیں ہیں، ایک تو چونکہ یہاں پر بد قسمتی سے ایک انٹرنیشنل پولیٹکس کا محور بن چکا ہے ساؤتھ ویسٹ ایشیا اور یہ آج سے نہیں ہے، یہ تقریباً پینتیس سال سے یہ کچھ ہو رہا ہے۔ افغانستان کے اندر ایک اور مسئلہ تھا 80s کے اندر، پھر 90s کے اندر کوئی War Lords تھے، ایک اور قسم کی لڑائی تھی۔ نائن الیون کے بعد پورا ایک اینگل چیلنج ہو گیا، ایک Different قسم کا ماحول بنا، ہمیشہ عالمی قوتیں یہاں پر برسریکا رہی ہیں، ان کا انٹرسٹ یہاں رہا ہے اور بد قسمتی سے اس ملک کی اکانومی بھی اس بات کی اجازت نہیں دیتی کہ جو ہمارے دل کی بات ہے، وہ ہم سامنے لا کر کھڑے ہو جائیں، بہت ساری مجبوریاں ہیں۔ اب جہاں پر اتنی بڑی تباہی ہو کہ اس War on terror کے اندر کوئی Fifty two thousand houses demolish ہو چکے ہیں، ہزاروں کے ہزاروں لوگ شہید ہو چکے ہیں، ہزاروں لوگ، لاکھوں لوگ بے گھر ہو چکے ہیں، انفراسٹرکچر تباہ ہے، اوپر سے ایک اور بد قسمتی کہ Concentration of wealth معاشرے کے اندر چند لوگوں کے، پتہ ہی نہیں چلتا کہ وہ اپنی دولت کہاں خرچ کریں اور 68% لوگوں کو دو وقت کی روٹی نہیں ملتی۔ جہاں اتنی بڑی Disparity ہو، جہاں اتنی بڑی نا انصافی ہو، یہ تقاضا ہے انسانی فطرت کا کہ وہاں پر اس قسم کے حالات بن جاتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں، بحیثیت مسلمان میں اس حکم کو تسلیم کرتا ہوں کہ امن کے لئے عدل کا نظام ضروری ہے اور وہ عدل صرف اس لئے نہیں ہے کہ آپ عدالتوں میں عدل لے کر آجائیں، سب سے پہلے یہ نظام شروع ہو جاتا ہے حکومت سے کہ جسے کہتے ہیں معاشرتی انصاف، Equal opportunities for all، غریب مجرم نہ رہے، غریب جرم نہ رہے، معاشی انصاف کہ جہاں پر جو مالدار ہے، ان کے پاس جو پیسہ ہے، اس میں غریبوں کا حصہ ہے۔ جب تک ہم یہ نہ مانیں اور ہم ایک اسلامی فلاحی ریاست جہاں Absolute majority مڈل کلاس کی ہوتی ہے، یہ انصاف جب تک ہم فراہم نہ کریں تو امن کا تصور ناممکن ہے۔ اس حکومت کی کوشش ہے، میں بالکل جو ہمارا Stance تھا جو کولیشن پارٹنر کا Stance تھا کہ

مذاکرات ہونے چاہئیں، فیڈرل گورنمنٹ نے اس کے اوپر یہ Initiative لیا اور اے پی سی میں سب سیاسی جماعتیں یہ بات مان بھی چکی اور میں سمجھتا ہوں کہ ان مذاکرات کے شروع ہونے کے بعد سے وہ جو بم دھماکے ہوتے رہے، اس میں اچھی خاصی کمی آئی ہے، اس میں کوئی شک نہیں ہے، اس میں اچھی خاصی کمی آئی ہے۔ دوسری بات جو بھتہ خوری کے حوالے سے ہوئی، اس کے اندر جو کمیسیز سامنے آئے ہیں، جو لوگ Arrest ہوئے ہیں اور یہ بات بالکل صحیح ہے کہ اگر ہوم سیکرٹری صاحب اور آئی جی صاحب آجائیں پھر سے، پچھلی دفعہ جب یہ بحث ہو رہی تھی تو آئی جی صاحب بیمار تھے، وہ آئے تھے اور مجھے امید ہے کہ آجائیں گے کہ وہ یہ بتادیں کہ کس قسم کے لوگ پکڑے گئے ہیں، وہ جو Criminals ہیں، وہ جو کار لفٹرز ہیں، وہ جو بھتہ خور ہیں، کس قسم کے اس کے اندر، کس Age کے لوگ Involve ہیں؟ کتنے Educated لوگ Involve ہیں اور وہ کیوں Involve ہیں؟ کہ وہ بھی بتا سکیں، ان کے پاس جو Statistical detail ہے، وہ اس لئے کہ معاشرے کے اندر اتنی زیادہ جناب سپیکر! ناہمواریاں ہیں کہ ایک طرف غربت ایک خاص Limit تک جا چکی ہے، دوسری طرف کچھ لوگ اتنے اوپر جا چکے ہیں کہ ان کے Wealth کا اندازہ ہی نہیں لگتا کہ وہ کہاں کہاں ہے؟ اس ملک میں ہے، اس سے باہر ہے؟ یہ جناب سپیکر، یہ انصاف کا نظام لانا ہو گا تبھی یہ ممکن ہے لیکن آج جو حکومت کی ذمہ داری ہے، جو آئین کا تقاضا ہے، جو انصاف کا تقاضا ہے، سب سے پہلے کوئی منسٹر، میں یہ بات پہلے بھی کر چکا ہوں، کسی منسٹر کے پاس یہ اختیار نہیں ہے کہ وہ اپنی مرضی کا ایس ایچ او لگا سکیں، یعنی ایک اختیار دیا ہے پولیس کو، ذمہ داری ہے پولیس کی لیکن Political interference نہیں ہے، ان کی Efficiency بڑھانے کے لئے Political interference نہیں ہے۔ یہ جو کنٹریکٹ پیریڈ تھا، یہ سپیشل پولیس کا، وہ 2015 تک بڑھایا گیا، تنخواہیں دس ہزار کی بجائے پندرہ ہزار کر دیں، جو جو انتظامات ہیں اس کے اندر، حکومت اس کے اوپر عمل پیرا ہے، ہم کسی چیز سے چشم پوشی نہیں کر رہے ہیں۔ وجوہات جناب سپیکر، میں نے آپ کو بتادیئے ہیں کہ پچھلے پینتیس سال سے یہ خطہ اور خاصکر یہ صوبہ جن حالات سے ہم، کرائم ریٹ میں آپ دیکھیں، یہاں پر لاکھوں Refugees آئے ہوئے ہیں اور وہ فوری طرح واپس میرے خیال میں، کہ ابھی بھی کوئی Two million ادھر اس لئے ہیں کہ افغانستان کے اندر ان کے گھر نہیں ہیں، وہ جو کرائم ریٹ ہے اور اس کے

اندر جو Involvement ہے، جو انوائرنمنٹ ہمارا تباہ ہو گیا اور اس کی وجہ سے جو اکانومی کے اوپر اثر پڑ گیا، اس کا تعلق، لاء اینڈ آرڈر سیچویشن صوبائی حکومت کی ذمہ داری ضرور ہے لیکن چونکہ اس میں انٹرنیشنل فورسز جو ہیں، بین الاقوامی عوامل بہت زیادہ Involve ہیں اس لئے مرکزی حکومت کے ساتھ ملکر اس کے اوپر یہ ہاؤس، جس طرح سید جعفر شاہ صاحب نے جو Suggestions دی ہیں، میں Welcome کہتا ہوں اور یہ چاہتا ہوں کہ اگر ایک قسم کی Suggestions in writing آجائیں، اس کے اوپر بیٹھ جائیں، ان کو Approve کیا جائے، جو جو کہنا ہے، ہم نے فیڈرل گورنمنٹ کو کہنا ہے اور جو اپنے اوپر اس کے اوپر عمل کرنا ہے۔ اب As a stakeholder بات آئی کہ جی اگر مذاکرات شروع ہیں تو اس میں پرو نیشنل گورنمنٹ کا کیا کردار ہے؟ اور آگے سے جو ہمارے 'سٹیکس' ہیں اس کی بات کون کرے گا؟ یہ ایک Concern سامنے آئی ہے تو یہ بات بالکل صحیح ہے کہ اگر ہم سب سے زیادہ متاثر ہیں تو اس کے اندر ہماری بات ہوگی اور ہونی بھی چاہیے لیکن ابھی تک جو مذاکرات شروع ہو چکے، جو مذاکرات ہو رہے ہیں اور اس کے اندر جو اعتماد کی فضاء ہے اور جرگے کی بات ہوئی تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ War on terror کی دس سال کے اوپر محیط یہ لڑائی ہے اور اس کے اندر جتنی تباہی ہوئی ہے، تو یہ ایسے نہیں ختم ہونے والی کہ اگر ایک دفعہ کوئی چلا گیا یا کہیں وزیرستان میں کوئی لوگ بیٹھ گئے اور وہ آگے سے صلح کر کے وہ آکر ہمیں سنادیں گے کہ یہ صلح ہے، بالکل ایک وقت کے اوپر جب بات ہوگی تو اس کے اندر بات کریں گے اور جو ہمارا نقصان ہوا ہے، وہ فیڈرل گورنمنٹ سے بھی بات کریں گے، جو متاثرین ہیں، ہم اور سٹیک ہولڈرز ہیں لیکن اس کے لئے ایک وقت ہوگا ان شاء اللہ، اس کے اوپر بات کریں گے۔ سب سے پہلے اللہ کرے کہ جو مذاکرات کامیابی کی طرف جارہے ہیں کہ اعتماد کی فضاء ہو، یہ پراسیس کامیاب ہو اور جب چیزیں Finalize ہوتی جائیں گی تو اس میں بالکل یہ بات ہم ضرور کریں گے کہ جی مرکز اور صوبے کے حوالے سے، چونکہ ہم فرنٹ لائن پر اونس ہیں اور یہ ہم مانتے ہیں کہ اگر ہماری جگہ کوئی اور صوبہ بھی ہوتا تو ان کے ساتھ بھی یہ ہونا تھا، یہ ہماری جیو گرافیکل پوزیشن ہے اور یہ نیچرلی یہ بات ہے لیکن ہم تو مرکز کے ساتھ اس پر بھی لڑتے ہیں، وہ تو این ایف سی میں میرے خیال میں ون پرسنٹ ہمیں دیتے ہیں، وہ بہت ساری باتیں ایسی ہیں کہ وہ ہمارے اوپر فیڈرز بھی وہ بند کر دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ 55 billions آپ کے اوپر قرضہ ہے، ہم کہتے

ہیں 375 billions آپ کی طرف بنتے ہیں، ان کا وہ ذکر نہیں کرتے۔ تو بہت ساری چیزیں ہیں کہ وہ ان شاء اللہ ہم فیڈرل گورنمنٹ کے ساتھ اٹھائیں گے اور ہاؤس میں بیٹھ کر اور اس کے لئے ایک لائحہ عمل طے کر کے وہ Suggestions شامل کر کے اس کے اوپر ہم بات کریں گے فیڈرل گورنمنٹ کے ساتھ کیونکہ یہ پاکستان ہے اور اگر یہ حصہ پاکستان کا زیادہ متاثر ہے تو ہم امید کرتے ہیں کہ فیڈرل گورنمنٹ کے ساتھ بات کر کے گورنمنٹ سے ہم اپنی ریلیف کی بات کریں گے۔ پراونشل گورنمنٹ کی طرف سے کوئی کمی نہیں ہے چاہے لاء اینڈ آرڈر سٹیجیشن ہو لیکن حقائق کے اوپر مبنی بات ہونی چاہیے۔ میں پیچھے اس لئے نہیں جانا چاہتا کہ میں سمجھتا ہوں کہ اگر یہ مذاکرات کوئی چھ سال پہلے شروع ہو جاتے، کوئی آٹھ سال پہلے شروع ہو جاتے تو شاید نتائج مختلف ہو جانے تھے لیکن جو ہمارا Stance تھا، وہ آج کا نہیں ہے جناب سپیکر! 2002, 2003 سے ہمارا یہی Stance ہے کہ بالکل یہ اس طرح ہونا چاہیے، آج اگر وہ Verify ہو گیا، اس کے اوپر عمل شروع ہو گیا اور وہ کامیابی کی طرف بڑھ رہا ہو تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ تحریک انصاف کی اور کولیشن گورنمنٹ اور پی ٹی آئی لیڈرشپ کی اور وہ ساری جماعتوں کی لیڈرشپ کی ویژن کی بات ہے جو پہلے سے اس پر متفق تھے کہ مذاکرات ہونے چاہئیں۔ ان شاء اللہ ہاؤس کو اعتماد میں لیں گے، جوں جوں مذاکرات بڑھتے جائیں گے، جو جو سٹیٹ ہولڈرز ہیں اور جن جن کو جو درد ہے، ان سے بات کریں گے اور ان کو اعتماد میں لیں گے۔ شکر یہ جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: میں صرف گورنمنٹ سے، میں گورنمنٹ سے ریکویسٹ کروں گا، شاہ فرمان خان! آپ کی توجہ، ریکویسٹ کروں گا کہ اگر ایک 'پراپر' بریفنگ ایک دفعہ پھر جو یہاں مطلب سیکرٹری داخلہ اور اس لیول پہ ان معزز اراکین کو ہو جائے، بریفنگ ہو جائے کہ کیا کیا اقدامات ہو رہے ہیں تو گورنمنٹ اس کے بارے میں۔۔۔۔۔

وزیر اطلاعات: یہ بالکل صحیح بات ہے جناب سپیکر، ان کا حق ہے کہ وہ پوچھ لیں اور اگر بریفنگ ان کو ہوم سیکرٹری، آئی جی یا جو Law Enforcing Agencies ہیں، ان سے چاہیے تو بالکل وہ Arrange کروا سکتے ہیں اور یہ سوالات بھی کر سکتے ہیں، جہاں ان کا اطمینان نہ ہو تو اس کے اوپر بات بھی ہو سکتی ہے، تو صحیح بات ہے جناب سپیکر۔

جناب سپيڪر: مفتي جانان۔

مفتي سيد جانان: جناب سپيڪر۔

جناب سپيڪر: اچھا، میں اس سلسلے میں ایک وضاحت کرنا چاہتا ہوں۔ ایک منٹ، بات کر لیں آپ۔ کل سے اجلاس دو بجے شروع ہوگا، یہ آپ سب کو، کل سے اجلاس ان شاء اللہ دو بجے شروع ہوگا۔

مفتي سيد جانان: زہ، زہ جی صرف۔۔۔۔

جناب سپيڪر: اور ٹائم پہ ہوگا ان شاء اللہ۔

مفتي سيد جانان: زہ جی صرف ستاسو توجہ یوہی خبری طرف تہ اړول غوارم۔ شاہ فرمان صاحب خو جی یا دې خبرو باندې پوهیږی نه او یا دا عجیبه عجیبه خبری کوی۔ شاہ فرمان صاحب جی فرمائی چې دا ډکیتی او اغواء کیری، ځکه کیری چې ځنې خلق مالدار دی او ځنې غریبان دی، جناب سپيڪر صاحب! د دې خو دا مطلب دے چې دې مالدارانو خلقو تہ مونږ او وایو چې دا ستاسو گاونډ کښې چې دا څومره مالونه مو گتلی دی او پیسې درسره دی، دا په دغه غریبانو تقسیموی، بیا به دا شے نه کیری۔ جناب سپيڪر صاحب! دا زہ ځکه وایم چې دا پخپله باندې دغه کوی گنې د اسمبلی ریکارډ را او باسی جناب سپيڪر صاحب، زہ خو په دې فلسفې باندې نه پوهیږم چې دا څنگه فلسفه ده او کوم ځانې نه دا دا خبری کوی؟ جناب سپيڪر صاحب، دویمه خبره شاہ صاحب فرمائی چې د انصاف ضرورت دے، جناب سپيڪر صاحب! انصاف په نوم باندې خو دا حکومت جوړ دے، چې دا انصاف نه ورکوی بیا به څوک انصاف ورکوی؟ دغه حکومت خو په دغې نعرې باندې جوړ وو چې "اب نہیں توکب، تم نہیں توکون" (تالیاں) زہ به دا وایم جناب سپيڪر صاحب، دا خو په ہم دغه نوم باندې راغلی دی۔ زما به دا گزارش وی چې دلته کومې خبرې مونږ کوؤ، هغه داسې خبرې وی چې معقولې خبرې وی۔ جناب سپيڪر صاحب، دا خو ایوان دے، دا خو اسمبلی ده، (تالیاں) دیکښې داسې غیر ذمہ دارانه خبرې خو مطلب دا ماته خود دغې ایوان دا سپکاوسه بنکاری۔ دا میڈیا والا ناست دی، سبائی به دا خبرې په میڈیا باندې راخی چې شاہ صاحب فرمائیلی وو چې مالدارانو سره کوم مال ورسره دے، دا دپه

غریبانو بانڈی تقسیم کری، بیا بہ دا د کیتی او اغواء کیری نہ او امن و امان بہ
 هغی نہ بعد بیا تھیک کیری جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: شاہ فرمان خان۔

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر! میں آپ کو، یقین کریں کہ میں یہ سوچ رہا تھا کیونکہ اتنا علم ہمارے پاس نہیں
 ہے جتنا مفتی صاحب کے پاس ہے اور میں یہ درخواست کرنے والا تھا مفتی جانان صاحب سے کہ وہ وہ آیت
 پڑھ کے سنادیں کہ جس میں واضح طور پر کہا گیا ہے کہ آپ کے مالوں میں حق ہے یتیموں کا، سائلین کا اور
 غریبوں کا، یہ ہمیں بتادیں اور اگر وہ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ حق ادا کیا جا رہا ہے تو پھر یہ، دوسرا یہ کہ میں یہ بھی
 سوچ رہا تھا کہ یہ حدیث شریف ہے جو میں نے انصاف کی بات کی کہ اگر کہ مفتی صاحب ہی بتادیں کیونکہ
 یہی جو گائیڈ لائن سے آئین، اس کے اندر بات ہوئی کہ کچھ لوگوں کی ڈیمانڈ ہے کہ آئین کے اندر امنڈمنٹس
 ہوں تو اگر آئین بھی شرعی ہے، حاکمیت بھی اللہ کی ہے اور واضح طور پر لکھا گیا ہے کہ جو قوانین Islamic
 injunctions کے خلاف ہیں، ان کو ختم کیا جائے گا تو میں سمجھتا ہوں کہ اس آئین میں جہاں پر حاکمیت
 اللہ کے پاس ہے اور ہم مسلمان ہیں اور ہمارا ایمان یہ ہے تو میری تو اس کے بعد سے یہ ریکویسٹ ہونی تھی کہ
 اس کے اوپر مفتی صاحب ہی اس کی تشریح کر دیں، میں یہ نہیں کہتا کہ جو لوگوں کے پاس پیسہ ہے، وہ ایسے
 ہی Distribute کریں، کم از کم وہ زکوٰۃ ضرور دیں، ان کے اوپر فرض ہے اور جو اس کی بڑی وجہ ہے وہ
 دولت کی ٹیکس، وہ دولت کی کمائی کا ذریعہ ہے۔ مفتی صاحب اگر یہ سمجھتے ہیں، یہ اس فلور کے اوپر کہہ دیں
 کہ اگر وہ یہ سمجھتے ہیں کہ لوگوں نے کرپشن کے ذریعے غریبوں کا مال لوٹا نہیں ہے تو پھر میں اپنے الفاظ واپس
 لیتا ہوں اور اگر وہ یہ سمجھتے ہیں کہ غریبوں کا حصہ امیروں کی طرف گیا ہے جو کہ نظام کا تقاضا ہے کہ امیر کے
 پیسے میں غریب کا حصہ ہے، جہاں پر Indirect taxation ہو، غریب Indirect tax دے، مالدار
 کارخانے لگائے اور وہ اپنے آپ کو کاغذات میں مقروض Show کرے اور اس کو ٹیکس معاف ہو اور
 ماچس کی تیلی کے اوپر ٹیکس لگا ہو اور وہ Indirect tax pay کرے، ٹیکس بھی غریب Pay کرے اور
 غریب Subsidize کرے امیر کو اور حکم یہ ہے کہ امیر کے پیسے میں غریب کا حق ہے۔ تو اگر یہ سٹیٹمنٹ
 غلط ہے تو میں مفتی جانان صاحب سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ اسلامک ٹیچنگز کی روشنی میں اس کو ثابت کر
 دیں کہ میں غلط کہہ رہا تھا۔

جناب سپیکر: مفتی جانان صاحب بات کریں گے، نماز کا نام۔

مفتی سید جانان: زہ جی دا گزارش کوم، زہ جی بیگارہ نہ جوړوم۔ شاہ فرمان صاحب جی چي دا کومه خبره وکره، دا یقینی صحیح به وی، دا د حکومت ذمه داری ده خو هغه بحث کبني هغه ډیر اورد بحث دے، زہ صرف دا گزارش کوم چي زکواة خود دے دغه صوبائی حکومت لاس کبني دے کنه او خوا جلاسونو کبني صرف دغه حکومت سره په ډي باندي جهگرا ده چي ضلعو کبني ډي زکواة چيئر مينان، مطلب دا دے خپلو پارتي والائي لگولي دي جناب سپیکر صاحب، (تالیاں) زہ نور ډیر تفصیلی بحث ته نه ځم، الحمد لله زہ جناب سپیکر صاحب! دا خبره کوم چي زمونږ هغه جماعت سره تعلق دے چي کله د خلقو اورده اورده فہرستونه راتلل، د ملک خزانې ئي لوتلې وې، ملک کبني اربونه او کهر بونه هغه خلقو اخستې وې په ناجائزه طريقي باندي، الحمد لله هغي کبني يو د پتکي او د ږيري والي کس نه وو، هغي کبني يو د جمعيت علماء اسلام کس نه وو۔ (تالیاں) جناب سپیکر صاحب! زہ ډیر امید سره دا خبره کوم چي که مونږ سياست کوؤ، زمونږ يو بيک گراؤنډ دے، زمونږ يو ميدان دے، زمونږ يو حد دے، په هغه حد باندي جناب سپیکر صاحب! کوؤ۔ دا خلق راوتی دی، شاہ فرمان صاحب ته زہ بيا جناب سپیکر صاحب! گزارش کوم چي دا کومې خبرې کوی او هلته د سوچ کوی چي آیا دا خبرې زہ کوم دا په کومې طريقي باندي زہ کوم؟ آیا دا خبرې زہ دغي اسمبلی شان سره موافقي خبرې کوم او که هسي خبرې کوم؟ زما به جناب سپیکر صاحب، دا گزارش وی، زہ بيا دا وایم چي انصاف د شاہ فرمان صاحب، د شاہ صاحب لاس کبني دے، زمونږ د دغه ملگرو، مونږ به هله مطمئن يو، هله به د انصاف امید لرو چي دا کوم ملگري دا بار بار دا تقاضا کوی چي کم از کم ضلعو کبني خو د زکواة چيئر مينان زمونږ يو يو ملگرے و لگولے شی جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: مفتی صاحب شکريه جی۔ زہ صرف حکومت، مونږ چي خو ورخي هلته هغه ناست وی، دا ریکوسټ کومه چي باقاعده يو Briefing arrange کوی چي کم از کم دوئ ته هغه Proper briefing ملاؤ شی، ميټنگ چي اجلاس، د بانک

The sitting is adjourned till 02:00 pm of tomorrow - تائم دے۔
afternoon.

(اجلاس بروز جمعرات مورخہ 17 اپریل 2014ء بعد از دوپہر دو بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)